سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

بدھ، 24۔ مئی 2017

(یوم الاربعاء، 27۔ شعبان المعظم 1438ھ)

سولھویں اسمبلی: انتیسواں اجلاس

جلد 29: شمارہ 4

245

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 24۔ مئی 2017

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات خوراک، زراعت اور لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

آئینی قراردادیں

(اے) آئین کے آرٹیکل 147 جسے آرٹیکل 245 سے ملا کر پڑھا جائے، کے تحت قرارداد:

I. قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ پورے پنجاب میں چین پاکستان اقتصادی راہداری (سی پیک) کے لئے سپیشل سکیورٹی ڈویژن (ایس ایس ڈی) ٹروپس کی تعیناتی کی توثیق کے لئے آئین کے آرٹیکل 147 جسے آرٹیکل 245 سے ملا کر پڑھا جائے، کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

II. آئین کے آرٹیکل 147 جسے آرٹیکل 245 سے ملا کر پڑھا جائے، کے تحت قرارداد:

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ آئین کے آرٹیکل 147 جسے آرٹیکل 245 سے ملا کر پڑھا جائے، کے تحت صوبائی اسمبلی پنجاب میں چین پاکستان اقتصادی راہداری (سی پیک) کے لئے سپیشل سکیورٹی ڈویژن (ایس ایس ڈی) ٹروپس کی تعیناتی کی توثیق کرتی ہے۔

246

(بی) آرڈیننسوں میں توسیع

I. قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ درج ذیل آرڈیننسوں میں توسیع کے لئے آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

1. آرڈیننس تحفظ خواتین اتھارٹی پنجاب 2017 (2 بابت 2017)؛
2. آرڈیننس شہر خموشاں اتھارٹی پنجاب 2017 (3 بابت 2017)؛
3. آرڈیننس (ترمیم) بوائلرز اینڈ پریشر ویسلز پنجاب 2017 (4 بابت 2017)؛
4. آرڈیننس میڈیکل یونیورسٹی راولپنڈی 2017 (5 بابت 2017)؛
5. آرڈیننس میڈیکل یونیورسٹی فیصل آباد 2017 (6 بابت 2017)؛
6. آرڈیننس نشتر میڈیکل یونیورسٹی 2017 (7 بابت 2017)؛
7. آرڈیننس (ترمیم) پولیس آرڈر 2017 (8 بابت 2017)؛

II. آئین کے آرٹیکل (A)(2)128 کے تحت قرارداد:

1۔ آرڈیننس تحفظ خواتین اتھارٹی پنجاب 2017 (2 بابت 2017) میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس تحفظ خواتین اتھارٹی پنجاب 2017 (2 بابت 2017) نافذ شدہ مورخہ 11۔اپریل 2017 میں مورخہ 10۔جولائی 2017 سے 90 دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔

2۔ آرڈیننس شہر خموشاں اتھارٹی پنجاب 2017 (3 بابت 2017) میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس شہر خموشاں اتھارٹی پنجاب 2017 (3 بابت 2017) نافذ شدہ مورخہ 11۔اپریل 2017 میں مورخہ 10۔جولائی 2017 سے 90 دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔

247

3۔ آرڈیننس (ترمیم) بوائلرز اینڈ پریشر ویسلز پنجاب 2017 (4 بابت 2017) میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس (ترمیم) بوائلرز اینڈ پریشر ویسلز پنجاب 2017 (4 بابت 2017) نافذ شدہ مورخہ 14۔اپریل 2017 میں مورخہ 13۔جولائی 2017 سے 90 دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔

4۔ آرڈیننس میڈیکل یونیورسٹی راولپنڈی 2017 (5 بابت 2017) میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس میڈیکل یونیورسٹی راولپنڈی 2017 (5 بابت 2017) نافذ شدہ مورخہ 5۔ مئی 2017 میں مورخہ 3۔اگست 2017 سے 90 دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔

5۔ آرڈیننس میڈیکل یونیورسٹی فیصل آباد 2017 (6 بابت 2017) میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس میڈیکل یونیورسٹی فیصل آباد 2017 (6 بابت 2017) نافذ شدہ مورخہ 5۔ مئی 2017 میں مورخہ 3۔اگست 2017 سے 90 دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔

6۔ آرڈیننس نشتر میڈیکل یونیورسٹی 2017 (7 بابت 2017) میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس نشتر میڈیکل یونیورسٹی 2017 (7 بابت 2017) نافذ شدہ مورخہ 5۔ مئی 2017 میں مورخہ 3۔اگست 2017 سے 90 دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔

7۔ آرڈیننس (ترمیم) پولیس آرڈر 2017 (8 بابت 2017) میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس (ترمیم) پولیس آرڈر 2017 (8 بابت 2017) نافذ شدہ مورخہ 10۔ مئی 2017 میں مورخہ 8۔اگست 2017 سے 90 دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔

248

(سی) آرڈیننسوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ آرڈیننس میڈیکل یونیورسٹی راولپنڈی 2017

ایک وزیر آرڈیننس میڈیکل یونیورسٹی راولپنڈی 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ آرڈیننس میڈیکل یونیورسٹی فیصل آباد 2017

ایک وزیر آرڈیننس میڈیکل یونیورسٹی فیصل آباد 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ آرڈیننس نشتر میڈیکل یونیورسٹی 2017

ایک وزیر آرڈیننس نشتر میڈیکل یونیورسٹی 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

4۔ آرڈیننس (ترمیم) پولیس آرڈر 2017

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) پولیس آرڈر 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

نوٹ درج بالا تمام آرڈیننسوں کی نقول پہلے ہی مورخہ مئی کو مہیا کر دی گئی ہیں۔

(ڈی) رپورٹس کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ پالیسی کے اصولوں پر تعمیل اور عملدرآمد کے بارے میں سالانہ رپورٹیں بابت سال 12-2011 اور 2013 ایوان کی میز پر رکھی جائیں گی

ایک وزیر پالیسی کے اصولوں پر تعمیل اور عملدرآمد کے بارے میں سالانہ رپورٹیں بابت سال 12-2011 اور 2013 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ محتسب پنجاب کی سالانہ رپورٹیں بابت سال 13-2012 اور 15-2014 ایوان کی میز پر رکھی جائیں گی۔

ایک وزیر محتسب پنجاب کی سالانہ رپورٹیں بابت سال 13-2012 اور 15-2014 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹیں بابت سال 15-2014 ایوان کی میز پر رکھی جائیں گی۔

ایک وزیر پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹیں بابت سال 15-2014 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

نوٹ درج بالا تمام رپورٹوں کی نقول پہلے ہی مورخہ مئی کو مہیا کر دی گئی ہیں۔

249

(ای) مسودات قانون پر غور وخوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون شہر خموشاں اتھارٹی پنجاب 2017(مسودہ قانون نمبر 10 بابت 2017)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون شہر خموشاں اتھارٹی پنجاب 2017، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے مقامی حکومت وکمیونٹی ڈویلپمنٹ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون شہر خموشاں اتھارٹی پنجاب 2017 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون تحفظ خواتین اتھارٹی پنجاب 2017(مسودہ قانون نمبر 7 بابت 2017)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون تحفظ خواتین اتھارٹی پنجاب 2017، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے سماجی بہبود وبیت المال نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون تحفظ خواتین اتھارٹی پنجاب 2017 منظور کیا جائے۔

3۔ مسودہ قانون (ترمیم) بوائلرز اینڈ پریشر ویسلز پنجاب 2017(مسودہ قانون نمبر 11 بابت 2017)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) بوائلرز اینڈ پریشر ویسلز پنجاب 2017، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے صنعت، تجارت وسرمایہ کاری نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) بوائلرز اینڈ پریشر ویسلز پنجاب 2017 منظور کیا جائے۔

(ایف) عام بحث

خوراک اور زراعت پر عام بحث

ایک وزیر خوراک اور زراعت پر عام بحث کے لئے تحریک پیش کریں گے۔

251

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا انتیسواں اجلاس

بدھ، 24۔ مئی 2017

(یوم الاربعاء، 27۔ شعبان المعظم 1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 12 منٹ پر زیر صدارت **جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔**

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

سَبِّحِ اسۡمَ رَبِّکَ الۡاَعۡلَی ۝1 الَّذِیۡ خَلَقَ فَسَوّٰی ۝2 وَ الَّذِیۡ قَدَّرَ
فَہَدٰی ۝3 وَ الَّذِیۡۤ اَخۡرَجَ الۡمَرۡعٰی ۝4 فَجَعَلَہٗ غُثَآءً اَحۡوٰی ۝5
سَنُقۡرِئُکَ فَلَا تَنۡسٰۤی ۝6 اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ ؕ اِنَّہٗ یَعۡلَمُ الۡجَہۡرَ
وَ مَا یَخۡفٰی ۝7 وَ نُیَسِّرُکَ لِلۡیُسۡرٰی ۝8 فَذَکِّرۡ اِنۡ نَّفَعَتِ الذِّکۡرٰی ۝9
سَیَذَّکَّرُ مَنۡ یَّخۡشٰی ۝10 وَ یَتَجَنَّبُہَا الۡاَشۡقَی ۝11 الَّذِیۡ
یَصۡلَی النَّارَ الۡکُبۡرٰی ۝12 ثُمَّ لَا یَمُوۡتُ فِیۡہَا وَ لَا یَحۡیٰی ۝13

سورة الأعلى 1تا13

(اے پیغمبر) اپنے پروردگار جلیل الشان کے نام کی تسبیح کرو (1) جس نے (انسان کو) بنایا پھر (اس کے اعضاء کو) درست کیا (2) اور جس نے (اس کا) اندازہ ٹھہرایا (پھر اُس کو) رستہ بتایا (3) اور جس نے چارہ اگایا (4) پھر اس کو سیاہ رنگ کا کوڑا کر دیا (5) ہم تمہیں پڑھا دیں گے کہ تم فراموش نہ کرو گے (6) مگر جو اللہ چاہے۔ وہ کھلی بات کو بھی جانتا ہے اور چھپی کو بھی (7) ہم تم کو آسان طریقے کی توفیق دیں گے (8) سو جہاں تک نصیحت (کے) نافع (ہونے کی امید) ہو نصیحت کرتے رہو (9) جو خوف رکھتا ہے وہ تو نصیحت پکڑے گا (10) اور (بے خوف) بدبخت پہلو تہی کرے گا (11) جو (قیامت کو) بڑی (تیز) آگ میں داخل ہو گا (12) پھر وہاں نہ مرے گا اور نہ جئے گا (13)

وما علینا الا▯ بلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

تیری جالیوں کے نیچے تیری رحمتوں کے سائے
جسے دیکھنی ہو جنت وہ مدینہ دیکھ آئے
نہ یہ بات شان سے ہے نہ یہ بات مال و زر کی
وہی جاتا ہے مدینے آقا جسے بلائیں
روضے کے سامنے میں یہ دعائیں مانگتا تھا
میری جاں نکل تو جائے یہ سماں بدل نہ جائے
لو چلا ہوں میں لحد میں میرے مصطفیٰ سے کہہ دو
کہ ہوا تیری گلی کی مجھے چھوڑنے کو آئے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات خوراک، زراعت اور امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ کے منسٹر کی درخواست آئی ہے کہ وہ بیمار ہیں لہٰذا اس محکمہ سے متعلقہ سوالات کو pending کیا جاتا ہے اور باقی سوالات شروع کرتے ہیں۔ پہلا سوال نمبر 8556 میاں طارق محمود کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

تعزیت

نواب صادق محمد خان (مرحوم) کے لئے دعائے مغفرت

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں چھوٹی سی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آج 24۔ مئی کو نواب صادق محمد خان (مرحوم) کا یومِ وفات ہے جنہوں نے پاکستان کی تشکیل میں حصہ لیا۔ وہ ماؤنٹ برٹن اور نہرو کی خواہش کے علی الرّغم بہاولپور چل کر آئے، انہوں نے پاکستان کے ساتھ انضمام کا فیصلہ کیا اور پہلے کئی تنخواہیں بہاولپور سے انہوں نے قائداعظمؒ کو بھجوائیں۔ پچھلے سال بھی آپ نے اجازت مرحمت فرمائی تھی لہٰذا آج ان کے یومِ وفات کے حوالے سے میں یہ درخواست کروں گا کہ ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر نواب صادق محمد خان (مرحوم) کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

سوالات

(محکمہ جات خوراک، زراعت اور امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: پہلا سوال نمبر 8556 میاں طارق محمود کا ہے لیکن ان کی request آئی ہے لہٰذا اس سوال کو اگلے اجلاس تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8638 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے جو کہ امور پرورش حیوانات سے متعلقہ ہے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

اگلا سوال نمبر 8803 جناب طارق محمود باجوہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8635 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے، اس سوال کو اگلے اجلاس تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8713 ڈاکٹر مراد راس کا ہے، یہ بھی ڈیری ڈویلپمنٹ سے متعلقہ ہے لہٰذا اس سوال کو بھی اگلے اجلاس تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8804 جناب طارق محمود باجوہ کا ہے جو ایگریکلچر سے متعلقہ ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8651 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8775 محترمہ لبنیٰ ریحان کا ہے لیکن ڈیری ڈویلپمنٹ سے متعلقہ ہے لہٰذا اس سوال کو بھی اگلے اجلاس تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8872 میاں طارق محمود کا ہے لیکن ان کی request پر اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8669 چودھری اشفاق احمد کا ہے جو خوراک سے متعلقہ ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8951 محترمہ راحیلہ انور کا ہے لیکن ڈیری ڈویلپمنٹ سے متعلقہ ہے لہٰذا اس سوال کو اگلے اجلاس تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 8897 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب میں قائم لیبارٹریز کو شفٹ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*8897: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میں قائم چار عدد PQL لیبارٹریز کو رائیونڈ شفٹ کیا جا رہا ہے جبکہ رائیونڈ کاٹن بیلٹ میں واقع نہ ہے؟

(ب) کیا ان چار لیبارٹریز کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے اقدامات نہیں کئے جا سکتے؟

(ج) اگر سب کو یکجا کرنے کا غیر محکمانہ فیصلہ ہو ہی چکا ہے تو کیا رائیونڈ سے بہتر جگہ ملتان نہ ہے کیا وہاں کام کرنے والے ملازمین کو اپنے گھروں کے قریب adjust کرنے کا بندوبست کیا گیا ہے؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا):

(الف) پنجاب میں قائم چار عدد Pesticides Quality Control Laboratories فیصل آباد، ملتان، بہاولپور اور کالا شاہ کاکو میں واقع ہیں اور اپنا کام بخوبی انجام دے رہی ہیں۔
یہ بات درست نہ ہے کہ ان چاروں لیبارٹریز کو رائیونڈ شفٹ کیا جا رہا ہے۔ بلکہ ان لیبارٹریز کو ملتان میں یکجا کرنے کی تجویز محکمہ میں زیر غور ہے۔

(ب) جیسا کہ جز (الف) میں وضاحت کی گئی ہے کہ یہ چاروں لیبارٹریز اپنا کام بخوبی انجام دے رہی ہیں۔ ان کو تمام وسائل مہیا کئے جا رہے ہیں اور ان کی (ISO Accreditation) اپنے آخری مرحلے میں ہے۔

(ج) جیسا کہ جز (الف) میں وضاحت کی گئی ہے کہ ان لیبارٹریز کو ملتان ہی میں یکجا کرنے کی تجویز زیر غور ہے۔ بہر حال جب بھی ان لیبارٹریز کو شفٹ کرنے کا کوئی حتمی فیصلہ ہوا تو ان سب چیزوں کو مد نظر رکھا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ بھی ماشاء اللہ کسان ہیں تو میں یہ عرض کروں گا کہ Pesticides Quality Control Laboratories فیصل آباد، ملتان، بہاولپور اور کالا شاہ کاکو میں بنانے کا جس نے بھی فیصلہ کیا وہ بہت ہی اچھا فیصلہ تھا جو تمام areas کو cover کر رہی ہیں جہاں پر فصلات کے اوپر pesticides استعمال ہو رہی ہیں۔ میں خود محکمہ میں جاتا رہا ہوں تو پہلے یہ خبر آئی کہ ان سب کو رائیونڈ میں شفٹ کیا جائے گا تب میں نے سیکرٹری صاحب سے بات کی کہ یہ غیر حکمانہ فیصلہ ہے لہٰذا ان کو فیلڈ میں ہونا چاہئے کیونکہ لیبارٹری قریب ہونے کی وجہ سے کسانوں کو آسانی رہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ کی کیا تجویز ہے جس پر میں نے کہا کہ اگر آپ کو اوپر سے بہت زیادہ مجبوری ہے تو پھر ملتان بہتر site ہے۔

جناب سپیکر! میں محکمہ سے یہ جاننا چاہتا ہوں کہ کن دلائل پر ان کو یکجا کرنے کی ضرورت پیش آئی ہے کیونکہ انہوں نے جواب میں admit کیا ہے کہ تمام لیبارٹریوں کو ملتان میں اکٹھا کرنے کی تجویز زیر غور ہے؟ اب چاول کی بیلٹ ہے، کاٹن کی بیلٹ ہے اور اسی طرح فیصل آباد ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، متعلقہ منسٹر اور پارلیمانی سیکرٹری۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ منسٹر صاحبان ذرا اس کا خیال کیا کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! بڑی مہربانی۔

جناب سپیکر: اگلا سوال ڈاکٹر محمد افضل کا ہے۔

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر! سوال نمبر 8702 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع رحیم یار خان میں شوگر ملز کی تعداد اور شوگر سیس کے استعمال سے متعلقہ تفصیلات

*8702: ڈاکٹر محمد افضل: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں شوگر ملز کی تعداد مع نام مالکان نیز کہاں کہاں پر قائم ہیں؟

(ب) مذکورہ ضلع میں 2013 سے اب تک ٹوٹل شوگر سیس فنڈ کتنا وصول ہوا اور کہاں کہاں خرچ ہوا، سال وار تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں اس وقت چھ شوگر ملیں واقع ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	شوگر مل	واقع	نام مالک
1	جمال دین والی شوگر مل-I	جمال الدین والی، تحصیل صادق آباد، ضلع رحیم یار خان	جہانگیر خان ترین، مخدوم سید احمد محمود
2	جمال دین والی شوگر مل-II	ماچھی گوٹھ، تحصیل صادق آباد، ضلع رحیم یار خان	جہانگیر خان ترین، مخدوم سید احمد محمود
3	R.Y.K شوگر مل	جن پور، تحصیل لیاقت پور، ضلع رحیم یار خان	مخدوم عمر شہریار
4	حمزہ شوگر مل	جیٹھہ بھٹہ، تحصیل خان پور، ضلع رحیم یار خان	حاجی نثار احمد، محمد طیب
5	اتحاد شوگر مل	کرم آباد، تحصیل و ضلع رحیم یار خان	چودھری منیر ہدایت اللہ
6	چودھری شوگر مل	چک 86/NP، کوٹ سمابہ، ضلع رحیم یار خان	یوسف عباس شریف

(ب) مالی سال 14-2013 میں مبلغ 421.183 ملین روپے کے فنڈز موصول ہوئے جن کی بابت کل 41 سکیمیں منظور کی گئیں جن کی کل لاگت انتظامی منظوری کے تحت مبلغ 413.940 ملین روپے ہے۔ تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مالی سال 15-2014 اور 16-2015 میں مبلغ 1100.642 ملین روپے کے فنڈز موصول ہوئے جن کی بابت کل 80 سکیمیں منظور کی گئیں جن کی کل لاگت انتظامی منظوری کے تحت مبلغ 1084.050 ملین روپے ہے۔ تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر! جز (ب) میں پوچھا تھا کہ ضلع رحیم یار خان میں 2013 سے اب تک ٹوٹل شوگر سیس فنڈ کتنا وصول ہوا اور کہاں کہاں خرچ ہوا؟ اس کی تفصیل مجھے ابھی ملی ہے جس میں ساری سکیموں کے آگے approved schemes لکھا ہوا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ سکیمیں approve تو ہو گئی ہیں لیکن کتنی complete ہیں، کتنی incomplete ہیں اور کتنی ongoing ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! ہمارے پاس جو تفصیل ہے وہ complete ہونے کی نہیں ہے۔ یہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ بتا سکتی ہے کہ کتنی سکیمیں complete ہوئی ہیں اور کتنی نہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ تفصیل آپ کو لے لینی چاہئے تھی لیکن یہ کوئی بات نہیں ہے کہ آپ آکر جواب کچھ اور دیں اور ان کے سوال کو نامکمل رکھیں۔ آپ کی جو ذمہ داری ہے وہ پوری کریں۔

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر! جواب تو منسٹر صاحب نے ہی بتانا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! جو سوال کیا گیا ہے اس کے بارے میں تفصیل بتائی ہوئی ہے کہ کتنی رقم ہے اور کتنی سکیمیں ہیں۔ ان کا process ہو چکا ہے اور ان پر کام شروع ہے۔

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر! 2013 سے یہ سکیمیں ہیں تو کیا یہ مکمل ہوئی ہیں یا نہیں اور کتنی مکمل ہو چکی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسداللہ): جناب سپیکر! یہ ساری کی ساری سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ چیک کر لیں۔

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر! اسے چیک کر لیں کیونکہ معزز پارلیمانی سیکرٹری نے on the floor of the House کہا ہے کہ ساری سکیمیں مکمل ہو گئی ہیں لیکن یہ possible نہیں ہے۔ جواب کی تفصیل میں لکھا ہوا ہے کہ یہ approved ہیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں سکیمیں شاید مکمل ہو گئی ہوں لہٰذا جو بات وہ بتا رہے ہیں ہمیں اس کو مان لینا چاہئے۔ اگر اس میں کہیں غلطی ہے تو پھر اس کا جواب بھی آپ کے پاس ہے۔

ڈاکٹر محمد افضل: چلیں، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 8934 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلا سوال ڈاکٹر محمد افضل کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 8703 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع بہاولپور میں محکمہ خوراک کے ملازمین اور دودھ میں ملاوٹ سے متعلقہ تفصیلات

*8703: ڈاکٹر محمد افضل: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) بہاولپور ڈویژن میں دودھ میں ملاوٹ کی روک تھام کے لئے کتنے ملازمین اور سکواڈ کام کر رہے ہیں اور انہیں کنوینس کی مد میں کیا سہولیات فراہم کی گئی ہیں؟

(ب) کیا محکمہ خوراک اور دودھ میں ملاوٹ کی روک تھام کے لئے کوئی الگ ذیلی شعبہ / برانچ قائم ہے تو اس کے سٹاف کی تعداد عہدہ وار آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسداللہ):

(الف) ضلع بہاولپور میں محکمہ خوراک کے ملازمین اور دودھ میں ملاوٹ سے متعلقہ تفصیلات طلب کی گئی ہیں۔

پنجاب فوڈ اتھارٹی تا حال پنجاب کے پانچ اضلاع بشمول ضلع لاہور، ضلع راولپنڈی، ضلع ملتان، ضلع گوجرانوالہ و ضلع فیصل آباد میں آپریشنل ہے باقی ماندہ اضلاع بشمول ضلع ساہیوال، ضلع بہاولپور میں ڈسٹرکٹ انفورسمنٹ کمیٹیز اس ضمن میں اپنے فرائض سرانجام دے رہی ہیں تاہم پنجاب فوڈ اتھارٹی کا آپریشنل دائرہ کار سال 2017 میں ہی مزید 17 اضلاع تک بڑھانے کی مد میں کام جاری ہے

(ب) تاہم جن اضلاع میں اتھارٹی آپریشنل ہے ان میں ملاوٹ زدہ دودھ کی تیاری اور ترسیل اور فروخت کے خلاف سخت کارروائی جاری رکھے ہوئے ہیں۔

اس ضمن میں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے 16-2015 سے آج تک دودھ کے 957 مختلف نمونہ جات حاصل کئے جن میں سے 852 نمونہ جات پاس ہوئے جبکہ 105 نمونہ جات فیل قرار دیئے گئے فیل نمونہ جات کی بنیاد پر 14621 لیٹر دودھ تلف کیا گیا نیز مالکان کے خلاف سخت کارروائی کی گئی مزید روک تھام کے لئے سخت جرمانے بھی عائد کئے جارہے ہیں۔

الغرض پنجاب فوڈ اتھارٹی کیمیکلز سے تیار شدہ اور ملاوٹ شدہ دودھ کی تیاری اور ترسیل کی روک تھام کے لئے مسلسل کارروائی جاری رکھے ہوئے ہے تاہم اس مقصد کے لئے الگ ذیلی شعبہ قائم نہ ہے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی صوبہ بھر میں عام لوگوں تک معیاری اور صاف ستھری خوراک کی فراہمی کے لئے اپنا کردار بڑی تندہی سے ادا کر رہی ہے اور کس قسم کے تساہل کا مظاہرہ نہ ہو رہا ہے

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر! جز (الف) میں سوال تھا کہ بہاولپور ڈویژن میں دودھ میں ملاوٹ کی روک تھام کے لئے کتنے ملازمین اور سکواڈ کام کر رہے ہیں اور انہیں conveyance کی مد میں کیا سہولتیں فراہم کی گئی ہیں؟

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! جواب تو اس کا دے دیا گیا ہے اور اگر آپ کوئی ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں تو وہ کریں۔

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر! انہوں نے جواب میں بہاولپور کا ذکر کیا ہے اور نہ ہی ملازمین کا کہیں پر ذکر ہے تو مجھے بہاولپور ڈویژن میں ملازمین کے متعلق بتائیں بہاولپور ضلع کا نہیں بلکہ بہاولپور ڈویژن کا بتائیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! بہاولپور کے اندر فی الحال ڈپٹی کمشنر کے ماتحت کام کیا جارہا ہے تاہم پنجاب فوڈ اتھارٹی دسمبر 2017 تک وہاں بنادی جائے گی۔

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر! بنادی جائے گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! جی، بہاولپور میں دسمبر 2017 تک فوڈ اتھارٹی بنادی جائے گی۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! Are you satisfied?

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر جی، I am satisfied!

جناب سپیکر: اچھا۔ Satisfactory. Should we move further now? اگلا سوال زراعت سے متعلق محترمہ راحیلہ انور کا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! ایوان کے حالات دیکھ لیں کہ یہاں پر وزراء ہیں نہ پارلیمانی سیکرٹری صاحبان ہیں۔

جناب سپیکر: میرے علم میں یہ بات لائی گئی ہے کہ یورپین یونین کا وفد سپیکر box میں موجود ہے۔ میں پنجاب اسمبلی کی طرف سے وفد کے تمام ارکان کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جی، محترمہ! آپ کیا فرماتی ہیں؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! اس معزز ایوان کے حالات دیکھیں کیونکہ ہم لوگ تو آجاتے ہیں لیکن وزراء اور پارلیمانی سیکرٹری صاحبان نہیں آتے۔ میری گزارش ہے کہ وزراء اور پارلیمانی سیکرٹری صاحبان کو پابند کیا جائے اور پہلے اس معزز ایوان میں ان کی موجودگی کا اعلان کیا جائے تو پھر ہم لوگ اس ایوان میں آجائیں۔ میں صبح 10:00 بجے سے آکر بیٹھی ہوئی ہوں۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! منسٹر صاحب صرف پانچ منٹ میں آرہے ہیں کیونکہ اوورسیز کانفرنس تھی جہاں پر ان کی مصروفیت تھی۔

جناب سپیکر: آئندہ سے تمام منسٹر صاحبان ، پارلیمانی سیکرٹری صاحبان اور محکمہ جات کے سیکرٹری صاحبان یہ نوٹ فرمالیں کہ آدھے گھنٹے سے زیادہ کسی کا انتظار نہیں کیا جائے گا۔آدھے گھنٹے کے بعد ہم انشاء اللہ کوشش کریں گے کہ آدھے گھنٹے کے اندر اندر کارروائی شروع کر دیں۔اس بات کو نوٹ کریں اور آئندہ جو صاحب آئیں گے ان کا سوال ہی لیا جائے گا اور جو تشریف نہیں لائیں گے اس کو without cogent reasons pending نہیں کیا جائے گا۔اس سوال کو پانچ منٹ کے لئے pending کرتے ہیں تاکہ منسٹر صاحب ایوان میں تشریف لائیں اور اس کا جواب دیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ کی رولنگ کا خیر مقدم کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی مہربانی۔اگلا سوال نمبر 8776 ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8853 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے ان کی request آئی ہے کہ اس سوال کو pending کیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا خوراک سے متعلقہ ایک سوال ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 8635 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال میں دودھ میں کھاد کی ملاوٹ اور ذمہ داروں کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*8635: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال میں کھاد، سرف و دیگر کیمیکلز سے تیار شدہ اور ملاوٹ شدہ دودھ کھلے عام سپلائی کیا جا رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ دودھ کیمیکلز کے ڈرموں میں سپلائی کیا جا رہا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو محکمہ ہذا نے سال 16-2015 سے آج تک مذکورہ دودھ کی تیاری اور سپلائی روکنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں نیز ایسے دودھ فروش / دودھ تیار کرنے والے مافیا کے خلاف کیا کیا کارروائی کی گئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ):

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ صحت کے فوڈ انسپکٹرز اور ڈپٹی کمشنر صاحب کے نامزد شدہ افسران و پولیس کے ہمراہ ریگولر بنیادوں پر دودھ اور اس سے تیار شدہ اشیاء کی ملاوٹ کو روکنے کے لئے مختلف مقامات پر ریڈز کرتے ہیں اور ملاوٹ شدہ دودھ تیار کرنے والی جگہوں کو سیل بھی کیا جاتا ہے۔ ملزمان کے خلاف FIRs درج کروائی جاتی ہیں۔ یونیورسٹی آف ویٹرنری سائنسز سے دودھ میں ملاوٹی اشیاء کی چیکنگ کے لئے تیار شدہ کٹ حاصل کی جارہی ہیں جس سے ملاوٹ کے ناسور پر قابو پانے میں مزید مدد ملے گی۔

(ب) دودھ کی سپلائی کے لئے کیمیکلز کے ڈرم استعمال کرنے والے مالکان کے خلاف مؤثر انداز میں کارروائی کی جارہی ہے۔ دودھ کو موقع پر ہی ضائع کروا دیا جاتا ہے اور ملزمان پر بھاری مقدار میں جرمانہ عائد کیا جاتا ہے جس وجہ سے کیمیکل ڈرموں کا استعمال بہت کم ہو گیا ہے۔

(ج) ملاوٹ شدہ دودھ کی تیاری اور سپلائی روکنے کے لئے درج ذیل اقدامات کئے جاچکے ہیں۔

سال	سیلڈ پوائنٹ	ایف آئی آر	گرفتار
2015	19	0	0
2016	26	2	5
2017	10	2	3
ٹوٹل	55	4	8

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ ضلع ساہیوال میں محکمہ صحت کے فوڈ انسپکٹر اور ڈپٹی کمشنر کے نامزد شدہ افسران و پولیس کے ہمراہ ریگولر بنیادوں پر دودھ اور اس سے تیار شدہ اشیاء کی ملاوٹ کو روکنے کے لئے مختلف مقامات پر raids کرتے ہیں تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کن کن لوگوں پر یہ ٹیم مشتمل ہے اور کون سے فوڈ انسپکٹر اور ان کی ٹیم نے پچھلے ایک سال میں کیا کارروائی کی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! 2015 میں جو کارروائی کی گئی ہے اس میں 19 پوائنٹ sealed کئے گئے ہیں، 2016 میں 26 پوائنٹ sealed کئے گئے ہیں اور دو ایف آئی آر درج ہوئی ہیں جبکہ 2017 میں 10 پوائنٹ sealed کئے گئے اور دو ایف آئی آر درج ہوئی

ہیں۔ کل sealed کئے گئے پوائنٹس 55 اور 4 ایف آئی آر درج کی گئی ہیں جبکہ 8 افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے تو۔۔۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! تفصیل آپ کو بتا دی ہے اور آپ نے دیکھ بھی لی ہے اور پڑھ بھی لی ہے تو اگر ضمنی سوال کرنا ہے تو وہ کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے جز (الف) پر ضمنی سوال کیا تھا لیکن معزز پارلیمانی سیکرٹری نے جز (ب) کا جواب پڑھ کر سنا دیا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، انہوں نے جز (الف) پڑھا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! نہیں۔ انہوں نے جز (ب) پڑھا ہے۔ اگر انہوں نے جز (الف) پڑھا ہو تو میں ویسے ہی بیٹھ جاتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! انہوں نے ضمنی سوال میں پوچھا ہے کہ کیا کیا کارروائی کی ہے تو میں نے اس کا جواب دے دیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں اپنا سوال دوبارہ دہرا دیتا ہوں کہ میں نے یہ گزارش کی ہے کہ انہوں نے جز (الف) میں جواب دیا ہے کہ محکمہ صحت کے فوڈ انسپکٹر اور ڈپٹی کمشنر کے نامزد شدہ افسران و پولیس کے ہمراہ ریگولر بنیادوں پر دودھ اور اس سے تیار شدہ اشیاء کی ملاوٹ کو روکنے کے لئے مختلف مقامات پر raids کرتے ہیں تو میں نے اسی ضمن میں پوچھا ہے کہ کون سی ٹیم ہے جس نے raids کئے ہیں تو اس ٹیم کے نام بتائے جائیں اور جن مقامات پر raids کئے ہیں ان مقامات کے نام بتائے جائیں؟

جناب سپیکر: جی، وہی ٹیم ہے جسے ڈپٹی کمشنر نے مقرر کیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! نہیں۔ مجھے نام بتائے جائیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چوہدری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! ڈپٹی کمشنر ٹیم بناتا ہے جس میں اسسٹنٹ کمشنر بھی شامل ہوتے ہیں اور محکمہ صحت کے افسران کے علاوہ فوڈ انسپکٹر بھی اس میں شامل ہوتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ بناتا ہے اور بناتے ہوں گے، ایسے نہ کریں۔ میں نے specific پوچھا ہے کہ کون سی ٹیم بنائی گئی جو کہ اس سوال سے متعلقہ ضمنی سوال ہے۔ کون سی ٹیم ہے؟ یہ بتا رہے ہیں کہ ڈپٹی کمشنر ہوں گے اور اسسٹنٹ کمشنر ہوں گے تو میں نے یہ سوال کیا ہی نہیں بلکہ میں نے تو یہ پوچھا ہے کہ جو انہوں نے جز (ج) میں 16-2015 اور 2017 کا بتایا ہے تو آخری 2017 میں انہوں نے دس پوائنٹ sealed کئے، دو ایف آئی آر درج ہوئی ہیں اور تین گرفتار ہوئے ہیں اس کی تفصیل بتا دیں یہ کون کون سی ٹیم تھی، یہ کون کون سے پوائنٹ sealed کئے ہیں؟ یہ جو ایف آئی آرز درج ہوئی ہیں یہ کن کے خلاف ہوئی ہیں، جو لوگ گرفتار ہوئے ہیں وہ کون ہیں اُن کے خلاف کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں اور ان سے کیا recovery ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چوہدری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! اس کے لئے detail منگوانی پڑے گی جو teams بنتی ہیں اُن کے لئے ڈسٹرکٹ کے آفیسرز ہوتے ہیں وہ ٹرانسفر ہوتے رہتے ہیں specifically نام کے ساتھ وہ ٹیمیں نہیں بنتیں، وہ عہدوں کے ساتھ بنتی ہیں، اس میں فوڈ انسپکٹر ہوتا ہے، اے سی صاحبان ہوتے ہیں اور ہیلتھ کے نمائندے ہوتے ہیں اگر ان کو مزید detail چاہئے تو وہ معزز ممبر کو مہیا کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، ارشد ملک صاحب! ٹھیک ہے!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں بیٹھ رہا ہوں یا اگر آپ اجازت دیں تو میں دوبارہ بات پوچھ لوں؟

جناب سپیکر: آپ کیوں نہ پوچھیں آپ کا حق ہے لیکن آپ particular question پوچھیں گے جس کا پارلیمانی سیکرٹری صاحب جواب دے سکتے ہیں وہ جواب دیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں میں نے جو ضمنی سوال پوچھا ہے جز (ج) ہے میں اُس کو دوبارہ دہرا دیتا ہوں 2017 کے آگے لکھا ہے کہ sealed پوائنٹ دس

ہیں، اُس کے آگے لکھا ہے ایف آئی آر دو ہیں اور تین گرفتار ہوئے ہیں اس کی ذرا detail بتادیں کہ کون سی ٹیم نے یہ raid کئے ہیں؟

جناب سپیکر: جو ٹیم بنی ہوئی ہے اُسی نے raid کئے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اُن کے نام بتادیں؟

جناب سپیکر: ناموں کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کی مان لیتے ہیں جو دس پوائنٹ sealed کئے ہیں وہ بتادیں اور جو دو ایف آئی آر درج ہوئی ہیں وہ کن کے خلاف ہوئی ہیں اور اُن پر جو offence لگا ہے اور اُن سے کیا recovery ہوئی ہے اُن کے خلاف کیا اقدامات کئے گئے ہیں یہ بتادیں؟

جناب سپیکر: جی، یہ جو دو ایف آئی آر درج ہوئی ہیں 2016 میں ہوئی ہیں اُن کے بارے میں معزز ممبر پوچھ رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جو 2017 میں ایف آئی آر درج ہوئی ہیں۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسداللہ): جناب سپیکر! اُن کی detail میرے پاس موجود نہیں ہے اگر ارشد صاحب کو چاہئے تو میں منگوا کر انہیں مہیا کر دوں گا۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ ایوان کی پراپرٹی ہے جب انہوں نے یہ سوال کر دیا تو یہ ایوان کی پراپرٹی بن گئی ہے اس کے بارے میں آپ کو ایوان میں بتانا پڑے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسداللہ): جناب سپیکر! اس کی detail کل ایوان کو دے دی جائے گی۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس کی تفصیل لے کر آئیں گے اور وقفہ سوالات کے دوران سوموار کو ایوان کو بتائیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری submission تھی وہ آپ ایک لفظ سے ناراض ہو جاتے ہیں اگر آپ اجازت دیں تو میں وہ بول دوں۔

جناب سپیکر: جی، بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر اس سوال کو specifically آپ کمیٹی کے سپرد فرمادیں۔

MR SPEAKER: Order is passed. Be careful thank you.

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! آپ نے پانچ منٹ کا آرڈر کیا تھا تو پانچ منٹ سے زیادہ ٹائم ہو گیا ہے دس منٹ ہونے والے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں آپ بھی تھوڑا انتظار کر لیں میں بھی انتظار کر لیتا ہوں۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! وہ آرہے ہیں راستے میں ہیں جلد پہنچ جاتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ایک اور سوال ہے اُس کے لئے کیا حکم ہے۔

جناب سپیکر: لائیو سٹاک کے بارے میں ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جی، لائیو سٹاک کے بارے میں ہے۔

جناب سپیکر: وہ pending ہو چکے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! شکریہ

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! انہوں نے تو آنا نہیں ہے آپ سوال کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: آپ کے کہنے پر pending کروں گا ویسے میں اس کو pending نہیں کروں گا۔ میں اس پر کچھ اور بات کرنا چاہتا ہوں۔ اگر وہ دو منٹ میں آگئے well and good نہیں تو یہ کہیں اور جائے گا۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: زراعت سے متعلقہ جتنے بھی سوال pending ہوئے ہیں منسٹر صاحب یا اُن کے پارلیمانی سیکرٹری صاحب Monday کو اُن سوالات کے جوابات دینے کے پابند ہوں گے اور محکمے کے سیکرٹری بھی یہاں موجود ہوں گے اگر نہیں موجود ہوں گے تو میں واضح طور پر کہہ رہا ہوں اُن کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع ننکانہ صاحب میں جعلی اور غیر معیاری ادویات کی روک تھام سے متعلقہ تفصیلات

*8803: جناب طارق محمود باجوہ: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا ضلع ننکانہ صاحب میں جعلی غیر معیاری زرعی ادویات اور جعلی کھادوں کی روک تھام کے لئے کوئی ادارہ کام کر رہا ہے ؟

(ب) گزشتہ دو سالوں میں کتنے جعلی زرعی ادویات اور جعلی کھاد فروخت کرنے والوں کے خلاف کارروائی کی گئی ان ڈیلروں کے نام اور شہر سے ایوان کو آگاہ کیا جائے ؟

(ج) ان مکروہ دھندہ کرنے والوں کی روک تھام کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے ؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا):

(الف) جی ہاں! ضلع ننکانہ صاحب میں جعلی اور غیر معیاری زرعی ادویات اور جعلی کھادوں کی روک تھام کے لئے محکمہ زراعت کے دو شعبہ جات، جن میں شعبہ پیسٹ وارننگ اینڈ کوالٹی کنٹرول آف پیسٹی سائیڈ اور شعبہ توسیع شامل ہیں، کام کر رہے ہیں۔

(ب) گزشتہ دو سالوں میں 158 زرعی ادویات کے نمونہ جات حاصل کر کے تجزیہ برائے لیبارٹری بھجوائے گئے۔ علاوہ ازیں 26 غیر معیاری کھادیں فروخت کرنے والے اور چھ غیر معیاری ادویات فروخت کرنے والوں کے خلاف کامیاب خفیہ چھاپے مارے گئے۔ ان ڈیلروں کے خلاف کی گئی کارروائی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس مکروہ دھندہ کرنے والوں کی روک تھام کے لئے حکومت پنجاب درج ذیل اقدامات اٹھا رہی ہے۔

1. زرعی ادویات کے ڈسٹری بیوٹرز کے غیر معیاری ادویات کے کاروبار میں ملوث ہونے یا انفراسٹرکچر میں کمی کی بنیاد پر ان کی رجسٹریشن منسوخ کر دی جاتی ہے۔ 2011 سے لے کر اب تک کل 88 کمپنیوں کی رجسٹریشن / لائسنس منسوخ کئے جا چکے ہیں۔
2. پیسٹی سائیڈز کوالٹی کنٹرول لیبارٹریز میں نمونہ جات کے صحیح تجزیہ کی جانچ پڑتال کے لئے 30 فیصد فٹ آنے والے نمونہ جات کا دوبارہ تجزیہ ریفرنس لیب میں کیا جاتا ہے اور ان فٹ ثابت ہونے پر لیبارٹری کے انچارج اور متعلقہ سٹاف کے خلاف پیڈا ایکٹ

(PEEDA ACT 2006) کے تحت انکوائری کی جاتی ہے اور غلطی ثابت ہونے پر قانونی کارروائی کی جاتی ہے۔

3. زرعی ادویات کے ڈسٹری بیوٹرز کی رجسٹریشن تین سال کے لئے کی جاتی ہے۔ سال 2016 میں 265 پیسٹی سائیڈ کمپنیوں کے انفراسٹرکچر کی دوبارہ جانچ پڑتال کی جا چکی ہے۔

4. اینڈرائیڈ (Android) فونز اور ڈیش بورڈ (Dashboard) کے ذریعہ پیسٹی سائیڈز چیکنگ کی اعلیٰ سطح پر مانیٹرنگ کا کام شروع کیا جا رہا ہے۔

5. پنجاب میں کل 133 پیسٹی سائیڈ انسپکٹروں کو پیسٹی سائیڈز سیمپلنگ پلان 2017 بھجوا دیا گیا ہے۔ جس کے تحت تمام کمپنیوں اور پیسٹی سائیڈ ڈیلروں کی یکساں چیکنگ کی جا رہی ہے اور ہر کمپنی کے سالانہ کم از کم 25 سیمپل ضرور لئے جائیں گے۔

حکومت پنجاب، محکمہ زراعت کی جانب سے جاری جعلی زرعی ادویات اور جعلی کھادوں کے خلاف کامیاب مہم کی وجہ سے ملاوٹ کی شرح 2016 میں 3.64 فیصد رہی اور حکومت اس کو صفر پر لانے کے لئے پرعزم ہے اور جعلی زرعی ادویات اور کھادیں فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کر رہی ہے۔

ضلع ننکانہ صاحب میں سیم تھور سے متاثرہ زرعی اراضی کو قابل کاشت بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*8804: جناب طارق محمود باجوہ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ننکانہ صاحب میں سیم و تھور سے متاثرہ زمین کتنی اور کس کس مقام پر ہے؟

(ب) گزشتہ تین سالوں میں سیم و تھور سے متاثرہ کتنی اراضی کو قابل کاشت بنایا گیا ہے؟

(ج) اس پر کتنی لاگت آئی، کیا حکومت اس ضلع میں مزید اراضی کو قابل کاشت بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا):

(الف) ضلع ننکانہ صاحب میں اس وقت سیم و تھور سے متاثرہ زمین 10 ہزار 352 ایکڑ ہے جس میں زیادہ تر رقبہ تحصیل ننکانہ صاحب اور شاہکوٹ جبکہ کچھ رقبہ تحصیل سانگلہ ہل کا بھی شامل ہے۔

(ب) محکمہ زراعت حکومت پنجاب سیم اور تھور سے متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنانے کے لئے کسانوں کو مشورے اور راہنمائی فراہم کرتا ہے۔ تجزیہ گاہ ارضی و پانی اوسطاً ہر سال چار ہزار مٹی

کے نمونہ جات کا تجزیہ کرتا ہے اوران تجزیاتی رپورٹس کی روشنی میں زمینداروں کو کلر اور تھور کا مسئلہ حل کرنے کے لئے مشورے دیئے جاتے ہیں۔

تاہم تحقیقاتی ادارہ برائے شور زدہ اراضیات پنڈی بھٹیاں کے تحت جنوبی پنجاب کے اضلاع رحیم یار خاں، بہاولنگر، مظفر گڑھ، ملتان اور لیّہ میں ایک منصوبہ "کلراٹھی زمینوں کی بحالی اور کھارے پانی کی اصلاح" کے لئے 2013 سے 2015 کے دوران چلایا گیا جس کے دوران ایک ہزار ایکڑ رقبے کو قابل کاشت بنایا گیا۔ چونکہ درج بالا اضلاع میں سیم اور تھور کا مسئلہ ننکانہ صاحب کی نسبت زیادہ سنگین تھا اس لئے ان اضلاع کو ترجیح دی گئی لہٰذا گزشتہ 3 سالوں میں ضلع ننکانہ صاحب میں کوئی زمین قابل کاشت نہ بنائی گئی۔

اس کے علاوہ محکمہ زراعت کے تحقیقاتی ادارہ برائے شور زدہ اراضیات، پنڈی بھٹیاں، ضلع حافظ آباد نے متاثرہ زمینوں کو قابل کاشت بنانے کے لئے درج ذیل طریقے بھی وضع کئے ہیں:

- سیم و تھور زدہ زمینوں میں سیم کے پانی کو نکالنے کے لئے نالوں کی کھدائی اور ٹیوب ویل لگائے جائیں۔
- ان زمینوں میں ایسے درخت لگائے جائیں جو کہ زیادہ پانی استعمال کرتے ہوں۔ جیسے کہ سفیدہ، کیکر، فراش وغیرہ۔
- نہری نظام سے پانی کے رساؤ کو روکنے کے لئے نہروں کے کنارے پختہ کئے جائیں اور نہروں کی صفائی کی جائے۔
- کلراٹھی زمینوں میں جپسم کے استعمال کو فروغ دیا جائے۔
- سیم و تھور زدہ زمینوں میں ایسی فصلات کاشت کی جائیں جو کہ زیادہ پانی استعمال کرتی ہوں اور نمکیات کے خلاف قوت مدافعت رکھتی ہوں۔ جیسا کہ چاول، کلر گراس، فالسہ، بیر، جامن، امرود وغیرہ شامل ہیں۔
- ان زمینوں میں پٹڑیوں (Beds) اور کھیلیوں (Ridges) پر کاشت کی جائے۔

درج بالا اقدامات سے سیم اور تھور سے متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنایا جا سکتا ہے۔

(ج) جیسا کہ جز(ب) میں وضاحت کی گئی ہے کہ محکمہ زراعت حکومت پنجاب سیم اور تھور سے متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنانے کے لئے کسانوں کو مشورے اور راہنمائی فراہم کرتا ہے تاہم مستقل بنیادوں پر متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنانا اور اس پر اٹھنے والے اخراجات محکمہ زراعت سے متعلقہ نہ ہیں۔

پنجاب میں فوڈ اتھارٹی کے دفاتر اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*8651: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی کا قیام کب عمل میں آیا اس کے مقاصد کیا تھے؟

(ب) پنجاب فوڈ اتھارٹی کس کس شہر میں کام کر رہی ہے؟

(ج) اس وقت اس اتھارٹی میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(د) اس کے لاہور میں کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں، ان میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ہ) ان دفاتر میں کتنی گاڑیاں ہیں؟

(و) اس اتھارٹی کے سال 16-2015 اور 17-2016 کے اخراجات بتائیں؟

(ز) اس اتھارٹی نے سال 16-2015 اور 17-2016 کے دوران کتنے جرمانے کئے اور کتنی آمدن ان جرمانوں سے حاصل ہوئی؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں مورخہ 2۔ جولائی 2012 فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2011 کے تحت معرض وجود میں آئی تاکہ لوگوں تک صاف اور معیاری اشیاء خورد ونوش کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے نیز غیر معیاری وملاوٹ شدہ اشیاء کی تیاری و ترسیل کی روک تھام کو یقینی بناتے ہوئے ایسے عناصر کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جاسکے۔

(ب) پنجاب فوڈ اتھارٹی تاحال پنجاب کے پانچ اضلاع بشمول لاہور، ضلع راولپنڈی، ضلع ملتان، ضلع گوجرانوالہ و ضلع فیصل آباد میں عام عوام تک معیاری و صاف ستھری خوراک کی فراہمی کے لئے اپنا کردار بڑی تندہی سے ادا کر رہی ہے اور کسی قسم کے تساہل کا مظاہرہ نہ ہو رہا ہے۔

(ج) اس وقت پنجاب فوڈ اتھارٹی میں 215 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(د) لاہور میں فی الوقت پنجاب فوڈ اتھارٹی کا ایک ہی دفتر ہے جو کہ C-83 نیو مسلم ٹاؤن پر واقع ہے اور اس میں موجود ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ کی مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) پنجاب فوڈ اتھارٹی میں اس وقت تقریباً 45 گاڑیاں موجود ہیں۔

(و) پنجاب فوڈ اتھارٹی کے سال 16۔2015 اور 17۔2016 کے اخراجات کی مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ز) پنجاب فوڈ اتھارٹی نے سال 16۔2015 اور 17۔2016 کے دوران جو جرمانے کئے اور جو آمدن حاصل ہوئی اس کی مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پنجاب فوڈ اتھارٹی صوبہ بھر میں عام لوگوں تک معیاری اور صاف ستھری خوراک کی فراہمی کے لئے اپنا کردار بڑی تندہی سے ادا کر رہی ہے اور کسی قسم کے تساہل کا مظاہرہ نہ ہو رہا ہے

ضلع لیہ میں گندم کی خرید سے متعلقہ تفصیلات

*8669: چودھری اشفاق احمد: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2016 میں محکمہ خوراک نے کتنی گندم ضلع لیہ میں خرید کی، تفصیل سنٹر وار بتائیں؟

(ب) اس وقت کتنی گندم گوداموں میں موجود ہے؟

(ج) کتنی گندم فروخت کی گئی ہے؟

(د) جو گندم گوداموں میں پڑی ہے اس کے بارے میں حکومت کا کیا ارادہ ہے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) سال 2016 میں محکمہ خوراک ضلع لیہ میں خرید کردہ گندم کی سنٹر وار تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام سنٹر	کل خرید
1	کہروڑ	17846.000ٹن
2	فتح پور	13805.800ٹن
3	چوبارہ	7988.900ٹن
4	ٹیل انڈس	9494.000ٹن
5	حیدر شاہ	8468.100ٹن
6	جمال چھپری	9459.700ٹن
7	ہیڈ ویراڑی	9973.500ٹن
8	صابر آباد	9493.200ٹن
9	217/TDA	4992.800ٹن
	کل میزان	91522.000ٹن

(ب) اس وقت ذخیرہ شدہ گندم کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام سنٹر	گوداموں میں ذخیرہ	گنجیوں میں ذخیرہ	کل ذخیرہ
1	کہروڑ	6842.550	11003.450	17846.000
2	فتح پور	0	11073.800	11073.800
3	چوبارہ	2309.700	5679.200	7988.900
4	ٹیل انڈس	0	7510.000	7510.000
5	حیدر شاہ	0	6775.600	6775.600
6	جمال چھپری	0	2330.600	6775.600
7	ہیڈ ویراڑی	0	9973.500	9973.500
8	صابر آباد	0	3850.200	3850.200
9	217/TDA	0	4992.800	4992.800
	کل میزان	9152.250	63189.150	72341.400

(ج) سنٹر وار فروخت شدہ گندم کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام سنٹر	کل خرید
1	فتح پور	2732.000
2	ٹیل انڈس	1984.000
3	حیدر شاہ	1962.500
4	جمال چھپری	7129.500
5	صابر آباد	5643.000
	کل میزان	19180.600

(د) ضلع ہذا سے 24679 ٹن گندم کی ایلو کیشن برائے ترسیل راولپنڈی ڈویژن ہو چکی ہے جس کی ترسیل بعد از منظوری ٹھیکیدار کر دی جائے گی مزید مختلف مراکز سے گندم فلور ملز کو فروخت کی جا رہی ہے۔

لاہور میں فوڈ اتھارٹی کے چھاپوں اور جرمانے سے متعلقہ تفصیلات

*8776: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں فوڈ اتھارٹی نے 2014 سے آج تک کتنے ہوٹلوں اور شادی ہالوں پر چھاپے مارے مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) چھاپوں کے دوران جن ہوٹلوں اور شادی ہالوں کو جرمانہ کیا گیا جرمانہ کی تفصیل سال وار علیحدہ علیحدہ بیان فرمائی جائے؟

(ج) مذکورہ ہوٹلوں اور شادی ہالوں کو جرمانہ کرنے کے بعد کیا ہدایات دی گئی ہیں مکمل تفصیل بیان فرمائی جائے۔

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) لاہور میں فوڈ اتھارٹی کے چھاپوں اور جرمانے سے متعلقہ تفصیلات طلب کی گئی ہیں۔ لاہور میں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے سال 2014 میں 104,999 جبکہ 2015 میں 50,981 اور 2016 میں 26,548 جبکہ 2017 کے آغاز سے اب تک 6692 مقامات بشمول ہوٹلوں اور شادی ہالز پر چھاپے مارے ہیں۔ مکمل تفصیل (الف، ب، ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) چھاپوں کے نتیجے میں جن مقامات پر مضر صحت عناصر، ملاوٹ شدہ اشیاء اور صفائی کی ناقص صورتحال پائی گئی ان کو سیل کیا گیا اور اس جرم کی بناء پر جرمانہ عائد کیا گیا ہے۔ جرمانے کی تفصیل سال وار (الف، ب، ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ہوٹلوں اور شادی ہالز کو جرمانے کے بعد اصلاح معیار کی ہدایت پر مشتمل نوٹسز کا اجراء کیا گیا جس میں ان ہدایات پر عمل پیرا ہونے کے لئے وقت مقرر کیا گیا بعد ازاں فوڈ سیفٹی آفیسرز نے ان کا معائنہ کرنے کے بعد کام دوبارہ جاری کرنے کی اجازت دی گئی۔

پنجاب فوڈ اتھارٹی صوبہ بھر میں عام لوگوں تک معیاری اور صاف ستھری خوراک کی فراہمی کے لئے اپنا کردار بڑی تندہی سے ادا کر رہی ہے اور کسی بھی قسم کے تساہل کا مظاہرہ نہ ہو رہا ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

لاہور میں دودھ اور گھی کی مصنوعات کے ٹیسٹ وغیرہ سے متعلقہ تفصیلات

1777: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈی جی فوڈز نے سرکلر جاری کیا ہے جس میں گھی اور دودھ بنانے والی کمپنیوں کی مصنوعات کو غیر موزوں اور غیر معیاری قرار دیا ہے، اس کی کاپی مہیا کریں؟

(ب) جن کمپنیوں کی مصنوعات ٹیسٹ کروائی گئی ہیں ان کے نام بتائیں اور لیب رپورٹ کی کاپی مہیا کریں؟

(ج) 2013 سے اب تک کتنی مصنوعات غیر معیاری پائی گئیں۔

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) لاہور میں فوڈ اتھارٹی کے چھاپوں اور جرمانے سے متعلقہ تفصیلات طلب کی گئی ہیں۔
جی ہاں! یہ درست ہے کے ڈی جی پنجاب فوڈ اتھارٹی نے سرکلر جاری کیا ہے جس میں دودھ اور گھی بنانے والی کمپنیوں کی مصنوعات کو عوام الناس کی صحت اور ملک و قوم کے وسیع تر مفاد میں غیر معیاری قرار دیا ہے۔ ضمنی نمبر (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) دودھ اور گھی بنانے والی کمپنیوں کی مصنوعات کے نمونہ جات حاصل کئے گئے جن گھی بنانے والی کمپنیوں کی مصنوعات ٹیسٹ کروائی گئی ہیں ان میں سے چند ایک کے نام درج ذیل ہیں: پاک پیور دیسی گھی، فریش پیور دیسی گھی، اولپرز دیسی گھی اور وانیہ دیسی گھی اور اس کے علاوہ خشک دودھ بنانے والی کمپنیوں کی مصنوعات ٹیسٹ کروائی گئی ہیں ان میں سے چند ایک کے نام درج ذیل ہیں:

مار ووال ڈرائنڈ سکمڈ ملک پاؤڈر، پارس سکمڈ ملک پاؤڈر، امنگ سکمڈ ملک پاؤڈر، ملاک سکمڈ ملک پاؤڈر اور انسٹینٹ ملک پاؤڈر۔ ان کو سرٹیفائیڈ لیبارٹری INTERTEK، SGC، PCSIR سے کیمیائی، حیاتاتی اور فزیکل پیرامیٹر پر چیک کروایا گیا۔ اس کے نتیجہ میں مقررہ پیمانے پر پورا نہ اترنے والی مصنوعات کو غیر معیاری قرار دیا۔ عوام الناس کی صحت اور ملک و قوم کے وسیع تر مفاد میں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے غیر معیاری قرار دیا ہے نیز ان تمام ٹیسٹ کی رپورٹ پنجاب فوڈ اتھارٹی کی website پر بھی موجود ہے۔ ضمنی نمبر (ب، ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) 2013 سے لے کر اب تک دیسی گھی کے 28 مختلف کمپنیوں کے نمونہ جات حاصل کئے ہیں۔ جن میں سے بائیس کمپنیوں کے نمونہ جات پاس ہوئے جبکہ چھ کمپنیوں کے نمونہ جات فیل قرار دیئے گئے اور اس کے علاوہ اب تک خشک دودھ کے پندرہ مختلف کمپنیوں کے نمونہ جات حاصل کئے جن میں سے چھ کمپنیوں کے نمونہ جات پاس ہوئے جبکہ 9 کمپنیوں کے نمونہ جات فیل قرار دیئے گئے۔

پنجاب فوڈ اتھارٹی صوبہ بھر میں عام لوگوں تک معیاری اور صاف ستھری خوراک کی فراہمی کے لئے اپنا کردار بڑی تندہی سے ادا کر رہی ہے اور کسی قسم کے تساہل کا مظاہرہ نہ ہو رہا ہے۔

ضلع راولپنڈی میں مارکیٹ کمیٹیوں سے متعلقہ تفصیلات

1783: محترمہ تحسین فواد: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع راولپنڈی میں مارکیٹ کمیٹیاں کتنی ہیں ہر ایک کا نام بتائیں؟

(ب) ان مارکیٹ کمیٹیوں کے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ج) ان مارکیٹ کمیٹیوں کے ایڈمنسٹریٹر / چیئرمین کون کون ہیں؟

(د) ان مارکیٹ کمیٹوں کے سال 12-2011 کے اخراجات اور آمدن کی تفصیل بتائیں؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا):

(الف) ضلع راولپنڈی میں دو مارکیٹ کمیٹیاں ہیں:

1۔ مارکیٹ کمیٹی راولپنڈی۔ 2۔ مارکیٹ کمیٹی گوجرخان

(ب)

1۔ مارکیٹ کمیٹی راولپنڈی فروٹ اینڈ ویجیٹیبل مارکیٹ شمس آباد مری روڈ راولپنڈی

2۔ مارکیٹ کمیٹی گوجرخان مین جی ٹی روڈ گوجرخان

(ج) 1۔ مارکیٹ کمیٹی راولپنڈی راجہ جہانداد (چیئرمین)

2۔ مارکیٹ کمیٹی گوجرخان محمد بلال عارف (ایڈمنسٹریٹر)
(یہ بنیادی طور پر ایگریکلچر آفیسر (معاشیات و تجارت) راولپنڈی ہیں)

(د) ان مارکیٹ کمیٹیوں کے مذکورہ سالوں میں آمدن اور اخراجات کی تفصیل اس طرح سے ہے:

آمدن مارکیٹ کمیٹی راولپنڈی (2011-12) (روپوں میں)

لائسنس فیس	مارکیٹ فیس	دیگر	میزان
20لاکھ41ہزار50	19لاکھ16ہزار360	6لاکھ85ہزار177	46لاکھ42ہزار587

اخراجات مارکیٹ کمیٹی راولپنڈی (2011-12) (روپوں میں)

اسٹیبلشمنٹ	کنٹیجنسی	دیگر	میزان
37لاکھ4ہزار675	4لاکھ81ہزار563	2لاکھ43ہزار765	44لاکھ30ہزار3

آمدن مارکیٹ کمیٹی گوجر خان (2011-12) (روپوں میں)

لائسنس فیس	مارکیٹ فیس	دیگر	میزان
3لاکھ72ہزار800	6لاکھ24ہزار929	7لاکھ96ہزار812	17لاکھ94ہزار541

اخراجات مارکیٹ کمیٹی گوجر خان (2011-12) (روپوں میں)

اسٹیبلشمنٹ	کنٹیجنسی	دیگر	میزان
10لاکھ82ہزار838	3لاکھ71ہزار682	1لاکھ87ہزار460	16لاکھ41ہزار980

ضلع راولپنڈی میں محکمہ زراعت کے ملازمین اور دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

1784: محترمہ تحسین فواد: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) راولپنڈی میں محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر کہاں چل رہے ہیں؟

(ب) ہر دفتر میں کتنے ملازم عہدہ اور گریڈ وار کام کر رہے ہیں؟

(ج) ہر دفتر میں کسانوں کے لئے کیا کام سرانجام دیا جاتا ہے؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا):

(الف) راولپنڈی میں محکمہ زراعت کے تمام شعبہ جات کے کل 47 دفاتر ضلع تحصیل اور یونین کونسل کی سطح پر کام کر رہے ہیں۔ جائے مقام کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) راولپنڈی میں محکمہ زراعت کے تمام شعبہ جات کے کل 1096 ملازمین کام کر رہے ہیں عہدہ اور گریڈ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان دفاتر میں کسانوں کے لئے درج ذیل کام سرانجام دیئے جاتے ہیں:

- تجزیہ کی بنیاد پر شورزدہ اور کلراٹھی زمینوں کی اصلاح کے لئے سفارشات مرتب کی جاتی ہیں۔
- زمیندار کی زمین پر تحقیقاتی تجربات لگائے جاتے ہیں اور ان نتائج کی بنیاد پر کھادوں کی درآمد، کھادوں کی سفارشات سے متعلق پالیسی بنائی جاتی ہے۔

- ❖ کاشتکاروں، کسانوں اور مگس بانوں کو شہد کی یورپی پالتو مکھیوں کی پرورش، ان سے بہتر پیداوار حاصل کرنے کے لئے پرورش کے جدید طریقوں اور عوام الناس میں جدید مگس بانی کا شعور پیدا کرنے کے لئے تربیتی کورس کا انعقاد کیا جاتا ہے۔
- ❖ باجرے کی زیادہ پیداوار والی اقسام دریافت کرنے پر کام کرنے کے علاوہ باجرہ اور مکئی کی پیداوار بڑھانے کے لئے بارانی علاقے کے کسانوں کی تکنیکی معاونت کی جاتی ہے۔
- ❖ پھلدار پودوں پر تحقیق کے علاوہ کسانوں کو مفت راہنمائی اور ارزاں نرخوں پر پھلدار پودوں کی ترقی دادا اقسام کے پودے فراہم کئے جاتے ہیں۔
- ❖ گندم کی بیماریوں پر تحقیقی کام کے علاوہ بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت رکھنے والی اقسام دستیاب ہوتی ہیں۔
- ❖ مختلف گھاس جو چارہ جات کے طور پر استعمال ہوتی ہیں، پر تحقیق کی جاتی ہے تاکہ کسان روایتی چارہ جات کے ساتھ ساتھ ان گھاس کی اقسام کو بھی زیر کاشت لا سکیں۔
- ❖ گنے پر بریڈنگ کا کام کیا جاتا ہے۔ مزید برآں گنے کا بیج حاصل کیا جاتا ہے جس سے نئی اقسام دریافت کی جا سکیں جو زیادہ پیداوار اور شوگر کی حامل ہوں۔
- ❖ جدید زرعی ٹیکنالوجی کو کاشتکاروں تک پہنچانا اور اس پر عمل کی ترغیب دینا۔
- ❖ زرعی ٹیکنالوجی کو عام کرنے کے لئے نمائشی پلاٹ لگانا، فارمر ڈے منعقد کرنا اور زرعی لٹریچر زمینداران تک پہنچانا۔
- ❖ زرعی ٹیکنالوجی کو پرنٹ میڈیا اور الیکٹرک میڈیا کے ذریعے زمینداران تک منتقل کرنا۔
- ❖ پھلدار پوداجات اور سبزیات کے فروغ کے لئے اقدامات کرنا۔
- ❖ گورنمنٹ کی مختلف سبسڈی سکیموں کو زمینداران تک پہنچانا۔
- ❖ زرعی ادویات اور کھادوں کے معیار، ترسیل اور قیمتوں کو کنٹرول کرنا۔
- ❖ زرعی قوانین کی پاسداری کرانا۔
- ❖ نقصان دہ کیڑوں اور بیماریوں سے فصلات کو بچانے کے لئے پیسٹ سکاؤٹنگ کرنا اور صحیح مخصوص زرعی ادویات بمعہ ترکیب استعمال سے کاشتکاروں کو آگاہ کرنا تاکہ فصلات کا نقصان کم سے کم ہو۔
- ❖ کاشتکاروں کو حکومت کی طرف سے دیئے گئے رقبہ اور پیداوار کے اہداف کو پورا کرانا۔
- ❖ غیر نہری علاقہ میں آبپاشی کی سکیموں (Irrigation Schemes) کی تکمیل کے لئے مالی و فنی معاونت۔
- ❖ ڈرپ / سپرنکلر سسٹم (جدید نظام آبپاشی) کی تنصیب کے لئے ساٹھ فیصد مالی اعانت۔

- ڈرپ / سپرنکلر سسٹم چلانے کے لئے سولر سسٹم کی تنصیب کے لئے 80 فیصد مالی اعانت۔
- ڈرپ سسٹم کے ذریعے ٹنل فارمنگ کے لئے 2 لاکھ 25 ہزار روپے فی ایکڑ کی مالی اعانت۔
- کسانوں کو جدید آبپاشی اور کاشتکاری کی مفت تربیت۔
- اہم فصلات، باغات وسبزیات کی پیسٹ سکاؤٹنگ اور زمینداروں کی ضرر رساں کیڑوں و بیماریوں کی روک تھام کے بارے میں راہنمائی۔
- نقصان دہ کیڑے مکوڑوں، جڑی بوٹیوں و بیماریوں کی پہچان، ان کے حملہ پیشین گوئی۔
- زمینداروں، توسیعی فیلڈ سٹاف و پیسٹی سائیڈ ڈیلرز کی تحفظ نباتات میں تربیت۔
- کسانوں کو خالص زرعی ادویات کی فراہمی کے لئے زرعی ادویات کی چیکنگ و سیمپلنگ۔
- زرعی مطبوعات کاشتکاروں کو فراہم کی جاتی ہیں اور اہم زرعی فصلوں کی جدید پیداواری ٹیکنالوجی پر مشتمل ویڈیو ڈاکومنٹری بھی فراہم کی جاتی ہے۔
- ریڈیو پاکستان راولپنڈی کے تعاون سے ہر ماہ شیڈول کے تحت زرعی تقاریر اور پروگرام نشر کئے جاتے ہیں اور ترقی پسند کاشتکاروں کے انٹرویو نشر کئے جاتے ہیں۔
- مارکیٹ کمیٹی اپنے اپنے نوٹیفائیڈ ایریا میں زرعی اجناس کی خرید وفروخت کو باقاعدہ بناتی ہے۔
- مارکیٹ کمیٹی منڈیوں میں کام کرنے والے آڑھتی حضرات کو لائسنس جاری کرتی ہے۔
- خرید وفروخت پر مارکیٹ فیس وصول کرتی ہے۔
- حاصل ہونے والی آمدن سے منڈیوں میں صفائی اور آنے والے کسانوں کے لئے روشنی اور پینے کے پانی کا انتظام کرتی ہے۔
- ہمواری زمین بذریعہ بلڈوزر۔نکوں کی تعمیر برائے نکاسی آب۔ زمینی کھدر پن کی بحالی، حفاظتی بند، نالہ جات کی پاٹ بندی۔
- پانی سٹور کرنے کے لئے تعمیراتی کام (منی ڈیم۔تالاب)
- زمینداروں کو جدید آلات سے متعلق روشناس کرانا اور مفید مشورے دینا۔
- زمینداروں کو رعائتی نرخوں پر پاور رگ مشین سے گہرے ٹیوب ویل بور کرنا۔ الیکٹرک ریسٹویٹی میٹر کی مدد سے پانی کی مقدار اور معیار کا جائزہ لینا۔

ضلع بہاولپور: اشیائے خورد ونوش میں ملاوٹ سے متعلقہ تفصیلات

1794: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ خوراک صوبہ میں کیا کیا کام کرتا ہے؟
(ب) اشیائے خوردونوش میں ملاوٹ کے قبیح کام کو روکنے کے لئے محکمہ کے پاس کیا لائحہ عمل ہے؟
(ج) ضلع بہاولپور میں محکمہ کا عملہ کتنے افسران و اہلکاران پر مشتمل ہے اور ان کے ذمہ کیا کیا کام ہیں؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) محکمہ خوراک صوبہ میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کے تحت عوام تک صاف اور معیاری اشیائے خوردونوش کی فراہمی، ملاوٹ شدہ اور غیر معیاری اشیاء کی روک تھام کے لئے مسلسل کاروائی جاری رکھے ہوئے ہیں۔
(ب) اشیائے خوردونوش میں ملاوٹ کے قبیح کام کو روکنے کے پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2011 کے تحت عمل کرتے ہوئے مقررہ جگہ کی سیلینگ مالکان کو جرمانے اور ان کے خلاف ایف آئی آر رجسٹرڈ کروانے جیسے لائحہ عمل اپنائے ہوئے ہے تاکہ اس قبیح کام کا خاتمہ کیا جا سکے اس ضمن میں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے کئی کارخانوں کو بند کیا ہے ان کا مواد ناکارہ بنایا ہے اور ان کے خلاف فوجداری مقدمات بھی دائر کئے گئے ہیں تاکہ باقی ماندہ بھی عبرت حاصل کرتے ہوئے ایسے کاموں سے گریز کریں۔
(ج) ضلع بہاولپور میں پنجاب فوڈ اتھارٹی تاحال آپریشنل نہ ہے تاہم اس مد میں کام جاری ہے اور سال 2017 میں پنجاب فوڈ اتھارٹی مزید 17 اضلاع میں آپریشنل ہو جائے گی نیز ضلع بہاولپور میں ڈسٹرکٹ انفورسمینٹ کمیٹیز اس ضمن میں سرگرم عمل ہے۔

پنجاب فوڈ اتھارٹی صوبہ بھر میں عام لوگوں تک معیاری اور صاف ستھری خوراک کی فراہمی کے لئے اپنا کردار بڑی تندہی سے ادا کر رہی ہے اور کسی قسم کے تساہل کا مظاہرہ نہ ہو رہا ہے۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ سے یہ بات اچھی نہیں لگی بہر حال ٹھیک ہے۔ جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا نہیں ہے پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اجلاس پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی پندرہ منٹ کے وقفہ کے لئے ملتوی کر دی گئی)

(پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 12 بج کر 33 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں تاکہ گنتی کی جا سکے۔ جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: اب تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ جناب انعام اللہ خان نیازی کی تحریک استحقاق نمبر 6 ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ اس سے پہلے کہ تحاریک التوائے کار پر کارروائی کا آغاز کریں میں ممبران کی توجہ قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 83(e) کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں جس میں تحریر ہے کہ:

"ایسی تحاریک التوائے کار جن میں اُٹھائے گئے معاملے پر بحث کے لئے پہلے سے تاریخ مقرر کی جا چکی ہو وہ اسمبلی میں پیش نہ کی جا سکتی ہیں۔"

چونکہ آج خوراک اور زراعت پر عام بحث ہونی ہے لہٰذا اس سے متعلقہ جتنی بھی تحاریک ہیں وہ پیش نہیں ہو سکیں گی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میری ایک تحریک التوائے کار کل پیش ہونی تھی اور آپ نے فرمایا تھا کہ یہ کل take up کی جائے گی۔ گزارش ہے کہ مجھے اپنی تحریک پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: آپ کی تحریک التوائے کار کا نمبر کیا ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میری تحریک التوائے کار کا نمبر 441/17 ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ اپنی تحریک التوائے کار پڑھ دیں۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

زرعی اور ویٹرنری گریجویٹس کو الاٹمنٹس کے باوجود رقبہ نہ ملنے پر پریشانی کا سامنا

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت پنجاب اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے ایگریکلچر اور ویٹرنری گریجویٹس کو باروزگار بنانے کے لئے زرعی زمین الاٹ کرنے کا فیصلہ کیا۔ تحصیل تونسہ کے 90 ایگریکلچر اور 4 ویٹرنری گریجویٹس کو موضع رکھ کوٹ تبوانی میں 2010 میں فی کس 100 کنال رقبہ الاٹ کر دیا گیا لیکن محکمہ مالیات کے اہلکار اور طاقتور سینئر ریونیو افسران آڑے رہے اور تاحال یہ بے چارے دردر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ انہوں نے عدلیہ کا دروازہ بھی کھٹکھٹایا اور وہاں سے ان کے حق میں فیصلے ہوتے رہے لیکن ان پر عملدرآمد نہ ہو سکا۔ چاہئے تو یہ کہ حکومتی پالیسی اور عدلیہ کے فیصلوں کے مطابق ان کی داد رسی کی جائے اور تاحال رکاوٹ بننے والے افسران و عناصر کے خلاف سخت تادیبی کارروائی کی جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ تحریک التوائے کار نمبر 450 جناب آصف محمود کی ہے۔ جی، جناب آصف محمود!

راولپنڈی ڈی ایچ کیو ہسپتال میں سی ٹی سکین مشین کی خرابی

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 29۔اپریل 2017 کی خبر کے مطابق راولپنڈی ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال میں کئی ہفتوں سے خراب سی ٹی سکین مشین نے سینکڑوں مریضوں کی زندگیاں داؤ پر لگا دی ہیں۔ لواحقین نجی لیبارٹریوں سے ٹیسٹ کے لئے ہزاروں روپے خرچ کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ ہسپتال میں روزانہ 40 سے 45 مریضوں کو سی ٹی سکین کی سہولت فراہم کی جاتی تھی۔ مریضوں کو اب سی ٹی سکین مشین کے لئے دیگر الائیڈ ہسپتال refer کر دیا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے لواحقین 4 سے 8 ہزار روپے کے اخراجات برداشت کرنے پر مجبور ہیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! اگست 2016 سے میری ایک تحریک التوائے کار pending ہے اُس تحریک کا جواب کیوں نہیں آتا؟ ایک سیاسی راہنما نے راولپنڈی میں تھانے پر حملہ کیا تھا تو کیا وہ قانون سے بالاتر ہے؟

جناب سپیکر: آپ اُس تحریک کا نمبر اسمبلی سیکرٹریٹ کو بتائیں یہ check کر کے آپ کو بتائیں گے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 294/17 جناب محمد عارف عباسی کی ہے۔ جی، عباسی صاحب!

راولپنڈی میں ترک کمپنی البیراک کا سرکاری اراضی پر قبضہ

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! شکریہ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 20۔ مارچ 2017 کی خبر کے مطابق راولپنڈی، کروڑوں روپے کے عوض راولپنڈی میں صفائی کا نظام چلانے والی ترک کمپنی البیراک نے اربوں روپے مالیت کی قیمتی سرکاری اراضی پر قبضہ کر لیا۔ قیمتی اراضی لیز پر حاصل کی گئی اور نہ ہی کوئی کرایہ مقرر کیا گیا جس سے سرکاری خزانے کو بھی لاکھوں کا نقصان ہو رہا ہے۔ انتظامیہ کی جانب سے نوٹس نہ لینے پر غیر ملکی کمپنی نے قبضے کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے اور لیڈیز جم پارک کے بعد جدید لیاقت پارک، لئی کنارے اور

سپورٹس کمپلیکس سے ملحقہ قیمتی اراضی پر بھی قبضہ کر لیا۔ راولپنڈی اسلام آباد میٹرو بس منصوبے کے آغاز پر package ون کی تعمیراتی کمپنی زیڈ کے بی نے ایک معاہدے کے تحت لیڈیز پارک کی اراضی استعمال کی اور معاہدہ کیا کہ منصوبہ مکمل ہونے کے بعد وہ پارک کو اصل شکل میں بحال کرے گی لیکن منصوبہ مکمل ہونے کے بعد مذکورہ کمپنی نے پارک بحال نہ کیا اور تباہ حال پارک کو لاوارث چھوڑ دیا جس پر صفائی کا نظام چلانے والی ترک کمپنی البیراک نے غیر قانونی طور پر قبضہ کر کے پورے شہر کا کوڑا کرکٹ جمع کرنا شروع کر دیا اور یہاں ویسٹ ٹرانسفر سٹیشن قائم کر دیا جس سے علاقے میں بدبو، تعفن اور بیماریاں پھیلنے لگیں، جس پر شہری سراپا احتجاج بن گئے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو بھی next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 455/17 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔ جی، محترمہ!

گوجرانوالہ ریجن کی 75 سے زائد غیر دوامی نہروں کو پانی کی سپلائی بحال نہ کیا جانا

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 2۔ مئی 2017 کی خبر کے مطابق پنجاب بھر میں غیر دوامی نہروں کو 15۔ اکتوبر سے 15۔ اپریل تک پانی کی سپلائی بند کر دی جاتی ہے۔ کینال چیف انجینئر نے گوجرانوالہ سمیت پنجاب بھر کی غیر دوامی نہروں، راجباہوں، مائنرز ڈسٹری بیوٹرز وغیرہ کو پانی کی سپلائی بحال کرنے کے لئے 14۔ اپریل کو نوٹیفکیشن جاری کر دیا تھا لیکن گوجرانوالہ ریجن کی 75 سے زائد غیر دوامی نہروں، راجباہوں، مائنرز کو تادم تحریر پانی کی بحالی نہیں کی جا سکی ہے جس سے کاشتکار شدید مشکلات کا شکار ہیں۔ انہوں نے حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ غیر دوامی نہروں میں پانی کی سپلائی جلد از جلد بحال کی جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 473/17 میاں محمود الرشید کی ہے۔ جی، میاں صاحب!

پنجاب پولیس میں نئی اور پرانی وردی کے استعمال سے پولیس ملازمین اور عوام کو پریشانی کا سامنا

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جہان پاکستان" کی اشاعت مورخہ 5۔ مئی 2017 کی خبر کے مطابق پنجاب پولیس کی نئی یونیفارم نے جہاں اہلکاروں کو شدید مشکل میں مبتلا کر رکھا ہے وہیں ملازمین کی اکثریت اس رنگ سے خوش نظر نہیں آتی۔ اب بھی کئی اہلکاروں نے پرانی یونیفارم ہی پہن رکھی ہوتی ہے۔ جہاں تک لاہور کا تعلق ہے یہاں پر وی آئی پی موومنٹ کی وجہ سے بیشتر اہلکاروں نے نئی یونیفارم پہن لی ہے لیکن متعدد اہلکاروں نے بازار سے وردی کے رنگ کی ٹی شرٹ خرید کر گرم وردی سے جان چھڑائی ہے۔ پنجاب کے پسماندہ علاقوں میں واقع پولیس سٹیشنوں کے عملے نے اب بھی پرانی وردی کا استعمال جاری رکھا ہوا ہے۔ ان اہلکاروں کا کہنا ہے کہ نئی یونیفارم میں لوگ ان کی بات نہیں سنتے۔ کئی جگہوں پر شہریوں نے پولیس اہلکاروں کو دیکھ کر ڈاکوؤں کی آوازیں لگائیں۔ پنجاب کے دور افتادہ علاقوں میں چیکنگ کا نظام نہ ہونے کے باعث بیشتر اہلکار پرانی وردیوں کا استعمال کر رہے ہیں۔ اس طرح پنجاب حکومت کی طرف سے اربوں روپے خرچ کرنے کے باوجود نئی یونیفارم کا استعمال مکمل طور پر عمل میں نہیں آ سکا جس سے قومی خزانے کے اربوں روپے ضائع ہونے کے ساتھ ساتھ پولیس نفری میں دو مختلف قسموں کی یونیفارم کا استعمال اب بھی جاری ہے۔ اس خبر سے پنجاب بھر کی عوام میں تشویش پائی جاتی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ رُخسانہ کوکب: جناب سپیکر! کل جناب سپیکر نے ہم سے وعدہ کیا تھا کہ معزز ممبران اسمبلی کی تنخواہیں بڑھانے کے حوالے سے ایک دو دن میں کمیٹی بنا دی جائے گی لہٰذا آپ سے ہماری یہ request ہے کہ ایک دو دن میں وہ کمیٹی بنا کر تنخواہیں بڑھانے کے بارے میں فیصلہ کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ہم لوگ تمام پارلیمانی لیڈرز کو بلا رہے ہیں تو اُس کمیٹی میں اس پر بات ہو گی۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف، میاں محمود الرشید اور ڈاکٹر سید وسیم اختر سے بات بھی ہو گئی تھی تو آپ ہمیں خوشخبری سُنا دیں کہ وہ میٹنگ کب تک بلائی جائے گی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں ہم اس کی جلدی میٹنگ بلا رہے ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، خواجہ صاحب!

تونسہ شریف کی سی آر بی سی نہر میں پانی کی سپلائی کا مطالبہ

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! تونسہ شریف کی CRBC نہر میں پچھلے ایک ماہ سے پانی نہیں آ رہا۔ ہمارے علاقے میں کپاس کی بیجائی کا موسم ہے اور لوگوں کو پینے کا پانی بھی میسر نہیں ہے۔ وہاں پر ایکسیئن ہے اور نہ SE ہے اور پورا دفتر خالی پڑا ہے۔ کل CRCC کے دفتر میں میری بات ہوئی تو وہ کہتے ہیں کہ جب تک پنجاب سرکاری طور پر اپنا حصہ نہیں مانگے گا تب تک ہم پانی کیسے دیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: خواجہ صاحب! آپ آج مجھے تھوڑا سا ٹائم دے دیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اس میں چھوٹی سی request ہے کہ اگر آپ کی Chair سیکرٹری آبپاشی کو یہ direction دے دے کہ ان سے رابطہ کر لیں۔ وہاں پچھلے ایک مہینے سے لوگوں کے لئے پینے کا پانی نہیں ہے، فصلوں کے لئے پانی نہیں ہے، وہاں پر سٹاف نہیں ہے، ایکسیئن نہیں ہے، ایس ای نہیں ہے اور ایس ڈی او نہیں ہے۔ آپ kindly direction pass کر دیں گے تو کم از کم مسئلہ حل ہو جائے گا۔ وہاں لوگوں کی فصلیں تباہ نہیں ہوں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں آپ سے یہ commitment کرتا ہوں کہ آج اجلاس کے بعد میری سیکرٹری آبپاشی سے میٹنگ ہونی ہے۔ میں آج انشاء اللہ CBRC والے معاملہ کو take up کروں گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں نے کل ایک اور عرض کی تھی کہ IRSA کا پنجاب کا جو نمائندہ ہے وہ جنوری سے IRSA کی کمیٹی میں نہیں ہے اس وجہ سے بھی problem ہے۔ میری request یہ ہے کہ پنجاب کے حصے کا پانی اگر کہیں اور جا رہا ہے تو کم از کم اس چیز کو دیکھا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خواجہ صاحب! آپ کی پریشانی جائز ہے۔ مجھے اس پر ایک دفعہ بات کرنے دیں۔

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! آپ بھی زمیندار ہیں۔ پہلی تاریخ کے بعد کپاس کی فصل کو کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اگر پہلے پانی آ گیا تو لوگوں کو فائدہ ہو جائے گا ورنہ اس کے بعد پانی کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خواجہ صاحب! مجھے آج ان سے بات کرنے دیں انشاء اللہ آج ہی مسئلہ solve کرائیں گے۔

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! شکریہ

سرکاری کارروائی

(آئینی قراردادیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں آج کے ایجنڈا پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے:۔

A. Resolution Under Article 147 Read With Article 245 of the Constitution

B. Extension of Ordinances

C. Laying of Ordinances

D. Laying of Reports

E. Consideration and Passage of Bills

A Minister may move the motion for leave of the Assembly.

آئین کے آرٹیکلز 147 اور 245 کے تحت قرارداد پیش کرنے کے لئے اجازت کی تحریک

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

"That leave be granted to move Resolution under Article 147 read with Article 245 of the Constitution for ratification of deployment of Special Security Division (SSD) Troops for China Pakistan Economic Corridor (CPEC) projects across the Punjab."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to move Resolution under Article 147 read with Article 245 of the Constitution for ratification of deployment of Special Security Division (SSD) Troops for China Pakistan Economic Corridor (CPEC) projects across the Punjab."

Those who are in the favour that leave be granted may rise in their seats.

(There were more than 93 members and leave was granted.)

(The motion was carried.)

قرارداد

MR DEPUTY SPEAKER: A Minister may move the Resolution under Article 147 read with Article 245 of the Constitution.

آئین کے آرٹیکلز 147 اور 245 کے تحت صوبائی اسمبلی پنجاب میں چین پاکستان اقتصادی راہداری کے لئے سپیشل سکیورٹی ڈویژن ٹروپس کی تعیناتی کی توثیق کا مطالبہ

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move the Resolution:

"That the Provincial Assembly of the Punjab ratifies the deployment of Special Security Division (SSD) Troops for China-Pakistan Economic Corridor (CPEC) projects across the Punjab under Article 147 read with Article 245 of the Constitution."

MR DEPUTY SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab ratifies the deployment of Special Security Division (SSD) Troops for China-Pakistan Economic Corridor (CPEC) projects

across the Punjab under Article 147 read with Article 245 of the Constitution."

Now, the Resolution moved and the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab ratifies the deployment of Special Security Division (SSD) Troops for China Pakistan Economic Corridor (CPEC) projects across the Punjab under Article 147 read with Article 245 of the Constitution be passed."

(The Resolution is passed.)

آرڈیننسز

(میعاد میں توسیع)

MR DEPUTY SPEAKER: A Minister may move the motion for leave of the Assembly.

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت قرارداد پیش کرنے کے لئے اجازت کی تحریک

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

"That leave be granted to move Resolutions under Article 128(2) (a) of the Constitution for extension of the following Ordinances.

1. The Punjab Women Protection Authority Ordinance 2017 (II of 2017).
2. The Punjab Shehr-e-Khamoshan Authority Ordinance 2017 (III of 2017).
3. The Punjab Boilers and Pressure Vessels (Amendment) Ordinance 2017(IV of 2017).
4. The Rawalpindi Medical University Ordinance 2017(V of 2017).

5. The Faisalabad Medical University Ordinance 2017 (VI of 2017).
6. The Nishtar Medical University Ordinance 2017 (VII of 2017).
7. The Police Order (Amendment) Ordinance 2017 (VIII of 2017).

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to move Resolutions under Article 128(2) (a) of the Constitution for extension of the following Ordinances.

1. The Punjab Women Protection Authority Ordinance 2017 (II of 2017).
2. The Punjab Shehr-e-Khamoshan Authority Ordinance 2017(III of 2017).
3. The Punjab Boilers and Pressure Vessels (Amendment) Ordinance 2017(IV of 2017).
4. The Rawalpindi Medical University Ordinance 2017 (V of 2017).
5. The Faisalabad Medical University Ordinance 2017 (VI of 2017).
6. The Nishtar Medical University Ordinance 2017 (VII of 2017).
7. The Police Order (Amendment) Ordinance 2017 (VIII of 2017).

Those who are in the favor that leave be granted may rise in their seats.

(There were more than 93 members and leave was granted.)

(The motion was carried.)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس مرحلہ پر ایک بات کرنا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ نے نشتر میڈیکل کالج کو یونیورسٹی بنانے کی بات کر دی ہے، فیصل آباد میڈیکل کالج کو یونیورسٹی بنانے کی بات کر دی ہے اور راولپنڈی میڈیکل کالج کو بھی یونیورسٹی بنانے کی بات کر دی ہے۔ فیصل آباد اور راولپنڈی میڈیکل کالجز بہاولپور کے قائداعظم میڈیکل کالج کے بعد بنے تھے ان پر تو مہربانی کر دی گئی ہے تو یہی محرومیاں ہم face کرتے ہیں۔ میں ایوان سے بھی مطالبہ کرتا ہوں کہ ہماری یہ بات چیف منسٹر تک پہنچائی جائے کہ بہاولپور میڈیکل کالج کو بھی یونیورسٹی کا درجہ دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ اس پر Resolution لے آئیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے Resolution دی ہے لیکن اس چشم پوشی پر میں علامتی بائیکاٹ کرتا ہوں اور میں دوسروں سے بھی کہوں گا کہ وہ میرے ساتھ بائیکاٹ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ کی اس حوالے سے کوئی Resolution نہیں آئی۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف علامتی بائیکاٹ کر کے
ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

آئین کے آرٹیکل 128(2)A کے تحت قرار دادیں

MR DEPUTY SPEAKER: A Minister may move the Resolution for extension of Ordinance.

آرڈیننس تحفظ خواتین اتھارٹی پنجاب 2017 کی میعاد میں توسیع

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move the Resolution:

> "That Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Women Protection Authority Ordinance 2017 (II of 2017), promulgated on 11th April 2017, for a further period of ninety days with effect from 10th July 2017."

MR DEPUTY SPEAKER: The Resolution moved is:

"That Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Women Protection Authority Ordinance 2017 (II of 2017), promulgated on 11th April 2017, for a further period of ninety days with effect from 10th July 2017."

Now, the Resolution moved and the question is:

"That Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Women Protection Authority Ordinance 2017 (II of 2017), promulgated on 11th April 2017, for a further period of ninety days with effect from 10th July 2017."

(The Resolution is passed.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف علامتی بائیکاٹ کے بعد ایوان میں واپس تشریف لائے)

MR DEPUTY SPEAKER: A Minister may move the Resolution for extension of Ordinance.

آرڈیننس شہر خموشاں اتھارٹی پنجاب 2017 کی میعاد میں توسیع

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Thank you. Mr Speaker! I move:

"The Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Shehr E Khamoshan Authority Ordinance 2017, promulgated on 11th April 2017, for a further period of ninety days with effect from 10th July 2017."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"The Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Shehr E Khamoshan Authority Ordinance 2017, promulgated on 11th April

2017, for a further period of ninety days with effect from 10th July 2017."

Now, the Resolution moved and the question is:

"The Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Shehr E Khamoshan Authority Ordinance 2017, promulgated on 11th April 2017, for a further period of ninety days with effect from 10th July 2017."

(The Resolution is passed.)

MR DEPUTY SPEAKER: A Minister may move the Resolution for Extension of Ordinance.

آرڈیننس (ترمیم) بوائلرز اینڈ پریشر ویسلز پنجاب 2017 کی معاد میں توسیع

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move the Resolution:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Boilers and Pressure Vessels (Amendment) Ordinance 2017 (IV of 2017), promulgated on 14th April 2017, for a further period of ninety days with effect from 13th July 2017."

MR DEPUTY SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Boilers and Pressure Vessels (Amendment) Ordinance 2017 (IV of 2017), promulgated on 14th April 2017, for a further period of ninety days with effect from 13th July 2017."

Now, the Resolution moved and the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Boilers and Pressure Vessels (Amendment) Ordinance 2017 (IV of 2017),

promulgated on 14th April 2017, for a further period of ninety days with effect from 13th July 2017."

(The Resolution is passed.)

MR DEPUTY SPEAKER: A Minister may move the Resolution for Extension of Ordinance.

آرڈیننس میڈیکل یونیورسٹی راولپنڈی پنجاب 2017 کی میعاد میں توسیع

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move the Resolution:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Rawalpindi Medical University Ordinance 2017 (V of 2017), promulgated on 5th May 2017, for a further period of ninety days with effect from 3rd August 2017."

MR DEPUTY SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Rawalpindi Medical University Ordinance 2017 (V of 2017), promulgated on 05 May 2017, for a further period of ninety days with effect from 03 August 2017."

Now, the Resolution moved and the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Rawalpindi Medical University Ordinance 2017 (V of 2017), promulgated on 5th May 2017, for a further period of ninety days with effect from 3rd August 2017."

(The Resolution is passed.)

MR DEPUTY SPEAKER: A Minister may move the Resolution for Extension of Ordinance.

آرڈیننس میڈیکل یونیورسٹی فیصل آباد 2017 کی میعاد میں توسیع

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move the Resolution:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Faisalabad Medical University Ordinance 2017 (VI of 2017), promulgated on 5th May 2017, for a further period of ninety days with effect from 3rd August 2017."

MR DEPUTY SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Faisalabad Medical University Ordinance 2017 (VI of 2017), promulgated on 5th May 2017, for a further period of ninety days with effect from 3rd August 2017."

Now, the Resolution moved and the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Faisalabad Medical University Ordinance 2017 (VI of 2017), promulgated on 5th May 2017, for a further period of ninety days with effect from 3rd August 2017."

(The Resolution is passed.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "گو نواز گو" کی نعرے بازی)

MR DEPUTY SPEAKER: No, No. Order in the House, Order in the House**.** A Minister may move the Resolution for Extension of Ordinance.

آرڈیننس نشتر میڈیکل یونیورسٹی 2017 کی میعاد میں توسیع

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move the Resolution:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Nishtar Medical University Ordinance 2017 (VII of 2017), promulgated on 5th May 2017, for a further period of ninety days with effect from 3rd August 2017."

MR DEPUTY SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Nishtar Medical University Ordinance 2017 (VII of 2017), promulgated on 5th May 2017, for a further period of ninety days with effect from 3rd August 2017."

Now, the Resolution moved and the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Nishtar Medical University Ordinance 2017 (VII of 2017), promulgated on 5th May 2017, for a further period of ninety days with effect from 3rd August 2017."

(The Resolution is passed.)

MR DEPUTY SPEAKER: A Minister may move the Resolution for Extension of Ordinance.

آرڈیننس (ترمیم) پولیس آرڈر 2017 کی میعاد میں توسیع

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move the Resolution:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Police Order (Amendment) Ordinance 2017 (VIII of 2017), promulgated on 10th May 2017, for a further period of ninety days with effect from 8th August 2017."

MR DEPUTY SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Police Order (Amendment) Ordinance 2017 (VIII of 2017), promulgated on 10th May 2017, for a further period of ninety days with effect from 8th August 2017."

Now, the Resolution moved and the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Police Order (Amendment) Ordinance 2017 (VIII of 2017), promulgated on 10th May 2017, for a further period of ninety days with effect from 8th August 2017."

(The Resolution is passed.)

آرڈیننسز

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

آرڈیننس میڈیکل یونیورسٹی راولپنڈی 2017

MR DEPUTY SPEAKER: A Minister may lay the Rawalpindi Medical University Ordinance 2017.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I lay the Rawalpindi Medical University Ordinance 2017.

MR DEPUTY SPEAKER: The Rawalpindi Medical University Ordinance 2017 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Health with the direction to submit its report within 2 months.

آرڈیننس میڈیکل یونیورسٹی فیصل آباد 2017

MR DEPUTY SPEAKER: A Minister may lay the Faisalabad Medical University Ordinance 2017.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I lay the Faisalabad Medical University Ordinance 2017.

MR DEPUTY SPEAKER: The Faisalabad Medical University Ordinance 2017 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Health with the direction to submit its report within 2 months.

آرڈیننس نشتر میڈیکل یونیورسٹی 2017

MR DEPUTY SPEAKER: A Minister may lay the Nishtar Medical University Ordinance 2017.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I lay the Nishtar Medical University Ordinance 2017.

MR DEPUTY SPEAKER: The Nishtar Medical University Ordinance 2017 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Health with the direction to submit its report within 2 months.

آرڈیننس (ترمیم) پولیس آرڈر 2017

MR DEPUTY SPEAKER: A Minister may lay the Police Order (Amendment) Ordinance 2017.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I lay the Police Order (Amendment) Ordinance 2017.

MR DEPUTY SPEAKER: The Police Order (Amendment) Ordinance 2017 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Home Affairs with the direction to submit its report within 2 months.

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

پالیسی کے اصولوں پر تعمیل اور عملدرآمد کے بارے میں سالانہ رپورٹیں بابت سال 12-2011 اور 2013 کا ایوان میں پیش کیا جانا

MR DEPUTY SPEAKER: The Annual Reports on Observance and Implementation of Principles of Policy for the years 2011-12 & 2013. A Minister may lay the reports.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I lay the Annual Reports on Observance and Implementation of Principles of Policy for the years 2011-12 & 2013.

MR DEPUTY SPEAKER: The Annual Reports on Observance and Implementation of Principles of Policy for the years 2011-12 & 2013 has been laid.

محتسب پنجاب کی سالانہ رپورٹیں بابت سال 13-2012 اور 15-2014 کا ایوان میں پیش کیا جانا

MR DEPUTY SPEAKER: The Annual Reports of the Ombudsman, Punjab for the years 2012-13 & 2014-15. A Minister may lay the Report!

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I lay the Annual Reports of the Ombudsman, Punjab for the years 2012-13 & 2014-15.

MR DEPUTY SPEAKER: The Annual Reports of the Ombudsman, Punjab for the years 2012-13 & 2014-15 has been laid.

پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹیں بابت سال 15-2014 کا ایوان میں پیش کیا جانا

MR DEPUTY SPEAKER: The Annual Reports of the Punjab Public Service Commission for the years 2014-15. A Minister may lay the Report!

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I lay the Annual Reports of the Punjab Public Service Commission for the years 2014-15.

MR DEPUTY SPEAKER: The Annual Reports of the Punjab Public Service Commission for the years 2014-15 has been laid.

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون شہر خموشاں اتھارٹی پنجاب 2017

MR DEPUTY SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Shehr-e-Khamoshan Authority Bill 2017. A Minister may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Shehr-e-Khamoshan Authority Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Community Development, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Shehr-e-Khamoshan Authority Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Community Development, be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The first amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Ms Shunila Ruth, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mrs Raheela Anwar, Mr Muhammad Sibtain Khan, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Malik Taimoor Masood, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamir Sultan Cheema, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Mrs Faiza Ahmed Malik, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

DR SYED WASEEM AKHTAR: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Shehr-e-Khamoshan Authority Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Community Development, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th May 2017."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Shehr-e-Khamoshan Authority Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Community Development, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th May 2017."

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب! منسٹر صاحب نے oppose کیا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پنجاب میں اتھارٹیز بنانے کا کلچر بتدریج develop سے develop ہوتا جا رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو منتخب ادارے لوکل گورنمنٹ کی سطح پر بنائے گئے ہیں اور جن کو لوکل گورنمنٹ کا نام دیا گیا ہے۔ گورنمنٹ کے exchequer سے زر کثیر ان اداروں کو بنانے پر اور ان اداروں کے اندر candidates کے منتخب ہونے کے لئے خرچ ہوا حالانکہ بنیادی طور پر grass roots level پر لوگوں کو سہولت فراہم کرنے کے یہ ادارے ہیں۔ آئین پاکستان بھی یہی کہتا ہے، اسی کے تحت پنجاب میں طوعاً و کرہاً یہ الیکشن کرائے گئے، ان کو authoritative کرنے میں پورا ایک سال لگا اور اُن کو جو اتھارٹی دی وہ بھی میرے اور آپ کے سامنے ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ ایوان بیٹھا ہے ان کی مجبوری ہے اور ہماری بھی مجبوری ہے کہ ان کی majority ہونے کے سبب ہماری amendments undo کر دی گئیں اور لوکل گورنمنٹ کا بل پاس ہو گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ منتخب اداروں میں سے یہ ہر حوالے سے جان نکال دیتے ہیں بلکہ ہم تو پنجاب اسمبلی کے ایوان کے متعلق بھی شاکی رہتے ہیں اور لیڈر آف دی ہاؤس میاں محمد شہباز شریف بھی مہربانی نہیں کرتے جو چار سال میں چار دفعہ ہی یہاں تشریف لائے ہیں۔ یہ پورا ایوان بالکل عضوِ معطل ہے کیونکہ جو کام اس سے لینا چاہئے وہ نہیں لیا جاتا اور اب یہی

حسٹر نیچے لوکل گورنمنٹ کا بھی ہو رہا ہے۔ لاہور، ملتان، بہاولپور اور تمام شہروں میں کارپوریشنز بھی وجود میں آ چکی ہیں جبکہ لاہور میں اتھارٹیوں کی پوری ایک بیڑی ہے۔ جو کام کارپوریشن اور بلدیاتی کونسلوں کے کرنے والے ہیں اُن کے اوپر اتھارٹی در اتھارٹی بنائی جا رہی ہے۔ لاہور میں بیشتر اتھارٹیوں کے چیئرمین خود میاں محمد شہباز شریف ہیں اور اب عملی طور پر جو کام بلدیاتی اداروں کے پاس رہ گیا ہے جمعدار سے زیادہ ان کی حیثیت اب باقی نہیں رہی۔ کارپوریشن بھی وہی کام کرتی ہے، ڈسٹرکٹ کونسل بھی وہی کام کرتی ہے جبکہ یہ اتھارٹیاں بھی وہی کام کر رہی ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے ان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ قبرستانوں کے معاملہ میں شاید حکومت کے پاس گنتی اور data بھی نہیں ہو گا کہ کتنے قبرستان پنجاب کے اندر موجود ہیں۔ اس کی اتھارٹی پنجاب میں بنے گی جس کے بعد اس کا لازمی تقاضا ہو جائے گا کہ یہ اتھارٹی ضلع کی سطح پر بھی چلی جائے اور ضلع سے نیچے تحصیلوں کی سطح پر بھی جائے گی جس کا اچھا خاصا خرچہ گورنمنٹ کے خزانے پر اور نتیجتاً غریب عوام پر اس کا بوجھ پڑے گا۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اب اس حوالے سے ایک ایسا خرچہ ہو گا جو بالکل non development ہو گا۔ اس کو اگر اچھے طریقے سے کر سکتے ہیں یا کروا سکتے ہیں تو ہمارے بلدیاتی ادارے کروا سکتے ہیں لہٰذا ان کے سپرد یہ کام ہو جائے تو بہتر ہے۔ ہاؤسنگ سوسائٹیوں کی منظوری کارپوریشن کی طرف سے ہوتی ہے لہٰذا ان کے ذمہ لگایا جا سکتا ہے کہ آپ اپنے قوانین میں ترمیم کر کے ہر نئی بننے والی اور پرانی ہاؤسنگ سوسائٹیوں کو پابند کریں کہ وہ اپنی ہاؤسنگ سوسائٹیوں کے اندر قبرستان کے لئے وافر جگہ رکھیں اور پھر یہی ادارے قبرستانوں کی maintenance کے لئے کام کریں۔ جب یہ اتھارٹی بنے گی تو شروع میں کچھ نہ کچھ گورنمنٹ finance کرے گی جس کے بعد گورنمنٹ اس اتھارٹی کو کہے گی کہ اپنے پیسے خود generate کرو۔

جناب سپیکر! میں اس میں دلیل یہ دینا چاہتا ہوں کہ بہاولپور کے اندر بہاولپور ہارٹیکلچر اتھارٹی بنی جس کے انچارج کے دفتر میں دو دفعہ میں گیا جنہوں نے کہا کہ ہمیں warn کر دیا گیا ہے کہ اس دفعہ ہم آپ کو تنخواہیں دے رہے ہیں لیکن اس کے بعد آپ نے اپنا خرچہ خود generate کرنا ہے۔ اب انہوں نے اپنے قاعدے قوانین بنا کر پورے شہر کو پریشان کیا ہوا ہے۔ کسی آدمی نے دکان، کلینک یا کسی بھی کاروبار کے لئے کوئی ہٹّی بنائی ہوئی ہے تو اس پر انہوں نے بورڈ لگایا ہے تو ہارٹیکلچر اتھارٹی والے

ان کو notices دے رہے ہیں کہ اتنے اتنے پیسے جمع کروائیں۔ وہ لوگ میرے پاس بار بار آتے ہیں کہ آپ اسمبلی کے اندر اس بات کو اٹھائیں کہ یہ کیا تماشا ہے؟

(اذانِ ظہر)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ شہر خموشاں اتھارٹی پورے خزانے پر بوجھ بنے گی پھر اسے کہا جائے گا کہ اپنا خرچہ خود اٹھاؤ، پھر ہر مردے کو دفن کرنے کے لئے ٹیکس لگے گا اور غریب آدمی کدھر جائے گا اس لئے ایک نیا جھگڑا شروع ہو جائے گا۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آتا کہ کون بزرگ وار ہیں جو اس طرح کی تجاویز حکومت کے ایک دو افراد کو دے دیتے ہیں اور اس پر آرڈر جاری ہو جاتا ہے اور پھر اسمبلی کے اندر قاعدے قوانین پاس ہونے کے لئے آ جاتے ہیں۔ اب سندھو صاحب نے ہاتھ کھڑا کرنا ہے اور سب نے ہاں کر دینی ہے لیکن بعد میں ممبران discuss کرتے رہتے ہیں کہ بڑا غلط ہے لیکن ظاہر ہے کہ نظام آپ نے بنا دیا ہے اور ایوان میں گورنمنٹ سائیڈ کے ممبران کے منہ پر تالے لگا دیئے ہیں۔ یہ بڑی زیادتی ہے کہ اس طرح کے بل کو انہوں نے introduce کیا ہے۔ جس علاقے کے اندر قبرستان ہوتے ہیں آپ یہ کام وہاں کی لوکل انتظامیہ کے ذمے لگائیں کیونکہ وہاں پر کمیٹی بن سکتی ہے جو اس کو صحیح طریقے سے organize کر سکتی ہے اور یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ یہ کار خیر کا کام ہے جس میں عوام آگے بڑھ کر finance بھی کرتی ہے اور معاملات کو سنبھالتی بھی ہے۔ اب یہ اتھارٹی بنائیں گے تو اس حوالے سے مزید بھی بہت ساری باتیں ہیں۔ ہماری CSP بیوروکریسی کے بڑے زرخیز ذہن ہیں جو اس طرح کی اتھارٹیاں بنواتے ہیں جس کا ہیڈ 20ویں گریڈ کا CSP افسر لگے گا اور مزید بھی ایک دو افسر adjust ہو جائیں گے یعنی انہوں نے اپنے لئے راستے نکالنے ہیں تاکہ ہماری سیٹیں زیادہ بڑھتی چلی جائیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس میں اتنی جلد بازی نہ کریں کیونکہ آپ نے آج ہی ایوان کے اندر پیش کیا ہے۔ پہلے آپ نے یہ بل lay کیا جو کمیٹی کے پاس چلا گیا اور وہاں چند لوگوں نے بات کر لی بلکہ کمیٹی کی جو composition ہوتی ہے اس میں majority گورنمنٹ ممبران کی ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! میں کچھ کمیٹیوں میں جاتا ہوں وہاں اچھی debate ہوتی ہے ہمارے بھائی جو گورنمنٹ سائیڈ پر ہیں بڑی اچھی اچھی تجاویز اس میں رکھتے ہیں لیکن کمیٹی کے چیئرمین کو direction ہوتی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ جی نہیں، یہ ترمیم نہیں ہو سکتی۔ بس اس کو ایسے پاس کرنا ہے اور direction یہی ہے تو وہ ساری تجاویز ویسی کی ویسی رہ جاتی ہیں۔ اب اس وقت آپ نے اس کو ایوان میں

layکر دیا ہے جس کے اوپر discussion ہو رہی ہے۔ ظاہر ہے کہ اپوزیشن زیادہ بہتر طریقے سے بات بھی کر سکتی ہے اور انہیں کوئی رکاوٹ بھی نہیں ہے تو میں یہ ساری باتیں اسی حوالے سے اس چھوٹ کے نتیجے کے اندر کر رہا ہوں۔ بہت ساری متبادل اور بہتر تجاویز موجود ہیں۔ اب 1970 سے تو قبرستان چل ہی رہے ہیں ناں جی۔ کوئی قیامت نہیں آئی ہے تو میری یہ رائے ہے کہ میں نے جو تجویز پیش کی ہے اس کو آپ مشتہر کریں۔

جناب سپیکر! میں پورے یقین سے کہتا ہوں کہ بہت سی اچھی اچھی تجاویز پبلک کی طرف سے آ جائیں گی۔ سندھو صاحب تو کہہ دیں گے کہ ہم نے یہ تو Net کے اوپر دے دی تھی اور پبلک اسے دیکھ رہی ہے جس نے اس کے اندر اپنی رائے دینی تھی۔ یہ سارے گھسے پٹے دلائل ہر وقت ان کے پاس موجود ہوتے ہیں جو یہ پیش کریں گے۔

جناب سپیکر! میں پورے ایوان سے یہ request کروں گا کہ حکومت کے خزانے پر بوجھ ڈالنے والا بل ہے of course آپ کے پاس ہر یونین کونسل کے اندر اب کونسلرز اور چیئرمین موجود ہیں۔ انہیں زندہ لوگوں کے بارے میں اختیارات نہیں دیتے تو چلیں مُردوں کے لئے کوئی اختیارات دے دیں تاکہ وہ تھوڑا سا مصروف ہو جائیں۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ اس بل کو دو تین ماہ یا پندرہ دن کے لئے مشتہر کروا دیں جس سے عوام کی طرف سے اچھی اور بہتر تجاویز آ جائیں گی اور ان پر غور کر لیں تو اس میں کوئی مضایقہ نہیں ہے۔ اچھی قانون سازی ہو جائے اور اچھی چیزیں آ جائیں اس سے گورنمنٹ کے exchequer کے اوپر کم بوجھ پڑے تو یہ زیادہ مستحسن ہے اس لئے میں یہ التماس کروں گا کہ میں نے جو ترمیم پیش کی ہے اسے منظور کر لیا جائے اور سندھو صاحب ہاتھ نیچے ہی رکھیں تو زیادہ بہتر ہو جائے گا۔ انشاء اللہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، عارف عباسی صاحب! غصہ نہ کیجئے اور آرام سے بات کیجئے گا۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! شکریہ۔ نہیں۔ جہاں غصے کی ضرورت ہو گی تو ضرور کیا جائے گا اور آپ ڈکٹیٹ نہ کریں جہاں ضرورت ہو گی وہاں غصہ کریں گے۔ (قہقہہ)

جناب سپیکر! یہ جو بل آپ نے پیش کیا ہے اس پر مجھے حیرانی ہے کہ حکومت پورے پنجاب میں اتھارٹیز کے علاوہ بھی کوئی کام کر رہی ہے؟ ہمارے محکموں کا اربوں روپے کا بجٹ ہے جس میں پوری ایک مینجمنٹ ہے اور trained لوگ ہیں تو ان سے کیا کام لینا ہے؟ مجھے یاد نہیں ہے کہ پتا نہیں پہلے کتنی اتھارٹیاں ہیں اور ہر سیشن میں ایک آدھ اتھارٹی بنا دیتے ہیں۔ جہاں تک قبرستانوں کا معاملہ ہے تو

زندوں کے ساتھ تو آپ لوگ جو سلوک کرتے ہیں وہ کرتے ہی ہیں، زندوں سے خیرات وصول کرتے ہیں اور جس طرح سسک سسک کر پنجاب کے عوام اپنی زندگیاں گزار رہے ہیں چلیں یہ تو تاریخ کا حصہ ہے اور کل انشاء اللہ جوابدہی ہو گی۔ جو عوام کا خون نچوڑ رہے ہیں اور جو عوام کو اس حال پر لائے ہیں ان سے اللہ تبارک وتعالیٰ پوچھے گا لیکن مرنے کے بعد بھی آپ لوگوں نے اتھارٹی بنا کر کمائی کا ذریعہ بنایا ہے۔

جناب سپیکر! ہمارے ہاں اکثریت مسلمانوں کی ہے جن کی آبادی 98 فیصد ہے لیکن اقلیتی لوگ جن میں عیسائی، ہندو اور سکھ بھی ہیں اور ہر ایک کے مذہب کا اپنا اپنا طریق کار ہے۔ حقیقتاً یہ ایک بڑا سنجیدہ مسئلہ ہے اور اس وقت راولپنڈی میں خصوصاً میں اپنے حلقے کی بات کروں تو وہاں پر آٹھ قبرستان ہیں جہاں ہمیں اپنے وفات پانے والے لوگوں کی تدفین کے لئے سب سے بڑا مسئلہ ہوتا ہے کہ اس کو کہاں دفنائیں گے؟ اس وقت راولپنڈی کے قبرستانوں میں جگہ نہیں ہے جبکہ وہاں پر لائٹیں ہیں، چار دیواری ہے اور نہ ہی گیٹ ہیں۔ وہ قبرستان جرائم پیشہ لوگوں کی آماجگاہ بنے ہوئے ہیں جبکہ ناجائز قابضین نے قبرستانوں کی زمینوں پر ناجائز قبضے کرکے دکانیں بنائی ہوئی ہیں اور گھر بنائے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ سیوریج کا پانی بھی قبرستانوں میں جا رہا ہے اور وہ بڑے بڑے تالاب کا منظر پیش کرتے ہیں۔ مُردوں کے ساتھ جو سلوک ہم لوگ کر رہے ہیں تو اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ ضرور پوچھے گا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ہم میں خوف خدا آ جانا چاہئے۔

جناب سپیکر! یہ جو اتھارٹی آپ بنا رہے ہیں اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ پاکستان میں شہروں کی حد تک ہمارے جو معاملات ہیں وہ تو ہیں لیکن ہماری 70 فیصد آبادی دیہاتوں میں رہتی ہے جن کے لئے شاید اس اتھارٹی میں کوئی attraction نہیں ہے اور یہ پیسے کا زیاں ہے۔ یہ حکومت کی ناکامی ہے کہ وہ موجودہ ڈسٹرکٹ مینجمنٹ یعنی پچھلے زمانے سے قبرستانوں کے معاملات دیکھ رہی ہے، گو کہ وہ ناکام ہے لیکن حکومت بجائے اس کے کہ نئی اتھارٹی بنائے، نئی اسامیاں create کرے اور اس غریب قوم کا پیسا ضائع کرے تو جو پہلے ہی سسٹم بنا ہوا ہے اسے کیوں نہیں ٹھیک کرتی؟ کیا ان میں صلاحیت نہیں ہے، کوئی کام کرنا نہیں چاہتے یا پھر ہر چیز کو کمرشلائز کرنا چاہتے ہیں؟ یہ لوگ ہر چیز سے پیسا بنانا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جو اتھارٹی آپ لوگ بنا رہے ہیں، اس کی پنجاب میں کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اگر آپ لوگوں میں اہلیت نہیں ہے تو وہ ایک علیحدہ چیز ہے لیکن جو سسٹم بنا ہوا ہے اور پچھلے 70 سال سے ایک سسٹم چل رہا ہے تو جو لوگ ذمہ دار ہیں وہ اسے کیوں نہیں ٹھیک کرتے؟

ایک یونین کونسل کی سطح پر کمیٹیاں بنی ہوئی ہیں جو بہتر طور پر قبرستانوں کی دیکھ بھال کر سکتی ہیں لہٰذا اس اتھارٹی سے مزید پیچیدگیاں پیدا ہوں گی۔ اس قانون سازی کے ذریعے جس قسم کی Clauses ہم ڈال رہے ہیں اس سے عام آدمی کے لئے مزید مسائل پیدا ہوں گے تو میری یہ گزارش ہے کہ اس اتھارٹی کو بنانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور جو سسٹم پہلے سے چل رہا ہے اسے ٹھیک کیا جائے نیز قبرستانوں پر جن لوگوں نے ناجائز قبضے کئے ہوئے ہیں وہ ختم کرائے جائیں کیونکہ آپ کے پاس ڈسٹرکٹ مینجمنٹ ہے۔

جناب سپیکر! جہاں قبرستانوں کی جگہ نہیں ہے خصوصاً راولپنڈی کی بات کروں کہ پچھلے پانچ سال سے ہم چیخ رہے ہیں لیکن کسی کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگی۔ "البراک" کمپنی کو 90/80 کنال زمین آپ نے مفت میں دے دی لیکن قبرستانوں کے لئے زمینیں نہیں دیتے۔ اس اتھارٹی کے لئے قانون سازی کی جا رہی ہے کہ حکومت سرکاری گزٹ میں بذریعہ نوٹیفکیشن قانون ہذا کے مقاصد کے حصول کے لئے "پنجاب شہر خموشاں اتھارٹی" کے نام سے ایک اتھارٹی قائم کر سکتی ہے۔ اس کا طریق کار دیکھیں کہ اتھارٹی ایک کارپوریٹ باڈی ہو گی۔ آپ مرنے کو بھی کمرشلائز کر رہے ہیں۔ اس کے بعد جسے دوامی توارُث حاصل ہو گا، ایک مشترکہ مشتہر ہو گی جسے معاہدہ کرنے اور جائیداد حاصل کرنے یا ذیلی دفعہ (3) کے تابع فروخت کرنے کا اختیار ہو گا۔ مجھے تو یہ ڈر ہے کہ آپ کا جو track record ہے کوئی چیز آپ نے رکھی نہیں ہے۔ جو قبرستان ہیں انہیں بھی آپ فروخت کر دیں گے۔ اس اتھارٹی کے بعد ہمارے جو تھوڑے بہت قبرستان ہیں، ان کو بھی فروخت کر دیا جائے گا کیونکہ انہیں کوئی پوچھنے والا نہیں ہے اور انہیں آپ نے اختیار دے دیا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے بعد اس اتھارٹی کی تشکیل میں ہے کہ اتھارٹی چیئرپرسن جسے وزیراعلیٰ صاحب نامزد کریں گے اس کی کوئی کوالیفکیشن نہیں ہے کہ کون ہو گا، اس کا کیا تجربہ ہو گا، کہاں سے آئے گا اور درج ذیل ممبران پر مشتمل ہو گی جس میں دو رکن صوبائی اسمبلی پورے پنجاب سے ہوں گے جن میں ایک خاتون اور ایک مرد ہوں گے۔ سیکرٹری محکمہ مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ یا اس کا نامزد کردہ فرد جو ایڈیشنل سیکرٹری کے عہدے سے کم نہ ہو، ڈائریکٹر جنرل ہے، ڈائریکٹر (آرکیٹیکچر اور انجینئرنگ) ہے، ڈائریکٹر (ایڈمن) ہے اور کم از کم تین سماجی کارکن ہیں جو حکومت نامزد کرے۔ کون سماجی کارکن ہوں گے؟ ان کا کوئی معیار، ان کی کوئی definition اور کس میرٹ پر انہیں لگایا جائے گا،

اس قانون میں اس حوالے سے کوئی وضاحت نہیں کی گئی۔ حکومت کی جانب سے نامزد کردہ زیادہ سے زیادہ دو ٹیکنوکریٹس تو یہ بھی مضحکہ خیز بات ہے۔ زیادہ تر میرا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عباسی صاحب! اگلی ترمیم یہی ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں نے آپ سے پہلے عرض کیا ہے کہ شہروں میں قبرستانوں کو کمرشلائز نہ کریں کیونکہ اس سے عام آدمی کو بہت زیادہ مسائل پیدا ہوں گے۔ عام آدمی کے لئے جینا تو ویسے ہی مشکل ہے، مرنا بھی مشکل ہے اور اب اس کو دفنانا اس سے زیادہ مشکل ہو جائے گا اور ایسا نہ ہو کہ لوگ لاشیں سڑکوں پر رکھ کر احتجاج کرنا شروع کر دیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس اتھارٹی کے قیام سے عوام پر ایک مزید بوجھ ڈالا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! نیچے اگر آپ ڈسٹرکٹ میں چلے جائیں تو اس میں ہے کہ اتھارٹی قانون کے مقاصد کو روبعمل لانے کے لئے ضلعی سطح پر کمیٹیاں قائم کر سکتی ہے۔ اب اسے دیکھیں کہ آپ کرنے کیا جا رہے ہیں؟ کمیٹی ایسے اختیارات استعمال کرے گی اور ایسے فرائض سرانجام دے گی جیسا کہ صراحت کی جائے یا جو اتھارٹی کی جانب سے اسے تفویض ہوں۔ ان کے اختیارات، فرائض اور ان کے دائرہ کار کے متعلق یہاں کیوں نہیں لکھا گیا؟ آپ وہ صوابدید میں چھوڑ دیں گے تو بیوروکریسی کا جو روّیہ عام آدمی اور عوام کے ساتھ ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اگر کوئی کمیٹی ضلع میں بنتی ہے تو اس کے اختیارات صراحت کے ساتھ، ان کے کیا کیا اختیارات ہیں، اس بل میں آ جاتے اور قانون کا حصہ بن جاتے تو میرا خیال ہے کہ پھر قدرے شاید عوام کو پتا ہوتا کہ جو کمیٹی بنی ہے اس کے پاس کیا اختیارات ہیں۔

جناب سپیکر! فنانس کے حوالے سے آپ نے اتنے اختیارات دے دیئے ہیں کہ اگر ایک میت کو دفنانے کا دس ہزار روپے مقرر کر دیا تو وہ لوگوں کو دینا پڑے گا۔ بیوروکریسی کے ہاتھ میں آپ عوام کی قسمت کے فیصلے نہ دیں اور بیوروکریسی پر آپ اتنا rely نہ کریں۔ پاکستان کی حکومت ویسے چل تو بیوروکریسی پر ہی رہی ہے اور منتخب نمائندوں کے ساتھ حکمرانوں کا جو روّیہ ہے اس کا سب کو پتا ہے اور اُس کے بعد انسپکٹروں کا عوام کے ساتھ روّیہ ہے چاہئے وہ لوکل گورنمنٹ کا انسپکٹر ہو، چاہئے وہ لینڈ کا انسپکٹر ہو کوئی بھی ہو یہ عوام کے لئے سب سے بڑا عذاب ہیں۔ یہ آتے ہیں گھروں کو سیل کر جاتے ہیں ہر جگہ کمائی کا ذریعہ ہیں، بلڈر انسپکٹرز نے عذاب بنایا ہوا ہے، فوڈ انسپکٹروں نے عذاب بنایا ہوا ہے۔ آپ یونین کونسل کے چیئرمین کو کیوں نہیں رکھتے یا وائس چیئرمین کو کیوں نہیں رکھتے یا کونسلروں کو کیوں نہیں رکھتے؟ ہم نے پورا ایک بلدیاتی سسٹم بنایا ہے اس پر اربوں روپے خرچ کئے ہیں یہ اُن کا کام ہے عوام

کے مسائل کو حل کرنا یا اس قسم کے مسائل کو supervise کرنا۔ یہ قطعی بیوروکریسی کا کام نہیں ہے اگر آپ سنجیدہ ہیں، آپ چاہتے ہیں یہ مسائل حل ہوں تو جو ہمارے پاس بلدیاتی سسٹم ہے بہترین سسٹم ہے grass roots level پر ایک کونسلر، یونین کونسل لیول پر چیئرمین وائس چیئرمین ہیں یہ اُن کا کام ہے جو عوام میں اُٹھتے بیٹھتے ہیں، جو عوام کو جوابدہ ہیں، جن کے دلوں میں عوام کی ہمدردی ہے اگر وہ عوام سے ہمدردی نہیں کریں گے تو وہ منتخب نہیں ہوں گے۔

جناب سپیکر! میرا یہ ماننا ہے کہ یہ سسٹم بیوروکریسی کو دینے کی بجائے اتھارٹی بنانے کی بجائے جو ہماری ڈسٹرکٹ کی باڈی ہے، ضلعی چیئرمین ہیں، جو ہماری کارپوریشن ہیں، جو ہمارے شہروں کے میئر بنے ہوئے ہیں اُن کو دیں اُس کے نیچے gradually یونین کونسل لیول تک یہ اختیارات دیں اس میں اتھارٹی بنانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ایک سسٹم موجود ہے اور دنیا میں بلدیاتی ادارے یہ سارے کام کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! مجھے سرکار کے افسروں سے قطعاً یہ امید نہیں ہے کہ وہ عوام کے کسی مسئلے کو ہمدردی سے دیکھیں گے۔ وہ ہر چیز میں اپنی اتھارٹی، اپنی supremacy پر زور دیں گے جو عوام کے لئے عذاب بنے گا۔ میں اس لئے اس کی سخت مخالفت کرتا ہوں کہ یہ اتھارٹی نہیں بننی چاہئے، یہ بلدیاتی نمائندوں کا استحقاق ہے یہ اختیار بلدیاتی نمائندوں کو دینا چاہئے جو گلی محلے میں جواب دہ ہیں اگر آپ نے اس کو لازمی بلڈوز ہی کرنا ہے کہیں سے آرڈر آگیا ہے تو اس کے جو بھی مقاصد ہیں تو پھر کم از کم اس کو مشتہر کریں، اس کو اخبارات میں دیں، اس کو ٹی وی پر چلائیں تاکہ لوگوں کو بھی پتا چلے کہ اُن کے ساتھ کیا ہونے والا ہے؟ میری یہی گزارش ہے اس قسم کی اتھارٹی کی قطعی ضرورت نہیں ہے بلدیاتی نمائندوں کو بااختیار کریں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! ڈاکٹر سید وسیم اختر کے ساتھ میں انتہائی احترام کے ساتھ بات کرنا چاہتا ہوں وہ کہتے ہیں کہ:

وہ بات سارے فسانے میں جس کا ذکر نہ تھا
وہ بات اُن کو بہت ناگوار گزری ہے

جناب سپیکر! اس میں جو اتھارٹیز کی بات کر رہے ہیں یہ آئین کے آرٹیکل 140-A کی spirit کے بالکل عین مطابق ہے اور نمبر 2 جو اتھارٹیز ہوتی ہیں وہ کسی صورت میں بھی جو حکومت

ہوتی ہے اُس کے ساتھ متصادم نہیں ہوتیں اور نمبر 3 عباسی صاحب نے اپنی ترمیم کے بارے میں بات نہیں کی ادھر اُدھر کی باتیں کر دیں لیکن ترمیم کے بارے انہوں نے کوئی بات نہیں کی۔ یہ جو آرڈیننس 11-04-2017 کو نافذ کیا گیا پھر اس کو ویب سائٹ پر بھی دیا گیا اور اس کی تشہیر کی گئی اُس کے بعد یہ سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس گیا سٹینڈنگ کمیٹی نے کئی اجلاس کر کے اس کو پاس کیا تو میں سمجھتا ہوں اور پورے ایوان کی بھی یہ ہی رائے ہے تو ان کا اعتراض بالکل بلا جواز ہے، بے بنیاد ہے کہ اس کو مسترد کیا جائے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

> "That the Punjab Shehr-e-Khamoshan Authority Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Community Development, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th May 2017."

(The motion was lost.)

The second amendment is from Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Asif Mehmood, Mr Ahmad Shah Khagga, Mrs Baasima Chaudhary, Dr Muhammad Afzal, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Rais Ibraheem Khalil Ahmad and Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood. Any mover may move it.

MR ASIF MEHMOOD: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Shehr-e-Khamoshan Authority Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Community Development, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 30th May 2017."

1. Mian Muhammad Aslam Iqbal.
2. Sardar Vickas Hasan Mokal.
3. Dr Nausheen Hamid.

4. Dr Syed Waseem Akhtar.
5. Qazi Ahmad Seed.
6. Mr Muhammad Sibtain Khan.
7. Ch Faisal Farooq Cheema.
8. Mr Amjad Ali Javaid.
9. Mrs Faiza Ahmed Malik.
10. Mrs Khadija Umar.

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Shehr-e-Khamoshan Authority Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Community Development, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 30th May 2017."

1. Mian Muhammad Aslam Iqbal.
2. Sardar Vickas Hasan Mokal.
3. Dr Nausheen Hamid.
4. Dr Syed Waseem Akhtar.
5. Qazi Ahmad Seed.
6. Mr Muhammad Sibtain Khan.
7. Ch Faisal Farooq Cheema.
8. Mr Amjad Ali Javaid.
9. Mrs Faiza Ahmed Malik.
10. Mrs Khadija Umar.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، انہوں نے opposed کیا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میرے سے پہلے اس بل کے حوالے سے میرے دوستوں نے بات کی میں تو حیران اور پریشان ہوں کہ جس طرح عارف عباسی صاحب نے کہا یہاں پر جو اتھارٹیز کا نیا trend گورنمنٹ نے introduced کر دیا ہے اللہ نہ کرے میں ڈر اور خوف میں مبتلا ہو گیا ہوں کیونکہ وزیر اعلیٰ تو یہاں پر تشریف نہیں لاتے کسی دن ہم پر بھی کوئی اتھارٹی نہ بن جائے جس کا ہیڈ آفس ماڈل ٹاؤن کے اندر بنا دیا جائے کیونکہ ظاہر ہے ہمیں وہاں سے بیٹھ کر dictate کر رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ یہاں پر آئیں، عوامی نمائندوں کے مسائل سنیں تو انہی حقائق کا ادراک ہو بیوروکریسی سے ہی سنتے ہیں انہی کے احکامات کے اوپر عملدرآمد کرتے ہیں تو جو عوامی نمائندے یہاں پر بیٹھے ہیں چاہے حکومتی سائیڈ سے ہیں، چاہے اپوزیشن سائیڈ سے ہیں یہ تو بڑے بے چارے ہیں ان کی شکلیں بتا رہی ہوتی ہیں بڑے معصومانہ انداز میں بیٹھ کر ہاتھ کھڑے کر دیتے ہیں ہم یہاں پر اپوزیشن کی طرف سے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آصف صاحب! آپ ترمیم پر بات کریں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! قبرستان کے حوالے سے یہ شہر خموشاں جو نئی اتھارٹی بنانے جا رہے ہیں تو جہاں تک میری یادداشت ہے پہلے آپ نے ایجوکیشن اور ہیلتھ اتھارٹیز بنائی تھیں۔ پچھلے دنوں راولپنڈی کے حوالے سے اخباروں کے اندر بڑی خبریں لگیں کہ اُن کے اختیارات کا تعین نہ ہونے کی وجہ سے کافی ساری ڈسپنسریاں اور ہسپتالوں کے پاس بجٹ نہیں تھا اور جب اختیارات کا تعین آفیسرز کے اندر نہیں ہو تا وہ confusion کا شکار ہوں تو انہوں نے کیا کام کرنا ہے؟ جس طرح مجھ سے پہلے یہاں پر راولپنڈی کے حوالے سے ظاہر ہے وہ میرا شہر ہے میں اُس حوالے سے ضرور بات کرنا چاہوں گا راولپنڈی شہر کے اندر اگر آپ نے لوکل گورنمنٹ کو اللہ اللہ کر کے سپریم کورٹ کے احکامات کے نتیجے میں چار سال لگا کر فعال بنایا ہے تو یہ grass roots level پر، یونین کونسلز کے اندر آپ کے پاس بنا بنایا ایک میکنزم موجود ہے اور جو علاقائی سوشل ورکر ہیں اُن کو اس کے اندر induct کر کے آپ بہتر طریقے سے اس کو کر سکتے ہیں کیونکہ یہ ایسا issue ہے جس پر لوگ contribute بھی کرتے ہیں، self-finance بھی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میرے حلقے کے اندر بالکل حقائق پر مبنی بات ہے جب کسی کے گھر میں کوئی میت ہوتی ہے ایک تو اُس کو اُس کا غم و غصہ ہوتا ہے اُس کا افسوس ہوتا ہے اُس کے بعد اُس کے لئے اگلا مشکل مرحلہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ایم این ایز ایم پی ایز کے پاس دوڑ رہا ہوتا ہے کیونکہ اُدھر قبرستان کے لئے جگہ نہیں ہوتی۔ یہ بڑے بڑے پراجیکٹس کے لئے جگہ acquire کر لیتے ہیں قبرستانوں کے لئے ان کے پاس کیوں

جگہ نہیں ہوتی؟ یہاں پر ملک افتخار صاحب بیٹھے ہوئے تھے وہ اُٹھ کر چلے گئے ہیں۔ میرے ساتھ والے حلقے سے حکومتی ممبر ہیں میں یہ چاہوں گا کہ اس issue پر آپ بالکل پارٹی کی affiliations کو بالا طاق رکھ کر کیوں جو لوگ آپ کو ووٹ دے کر منتخب کروا کر بھیجتے ہیں آپ اُن کے rights کی یہاں پر ضرور بات کریں۔ یہ اتھارٹیز بن جاتی ہیں بیوروکریٹس کسی کے accountable نہیں ہوتے ہم ممبران جب ووٹ لے کر آتے ہیں چاہے وہ یونین کونسلز لیول پر ہو، چاہے وہ ضلعی لیول پر یا لوکل گورنمنٹ کا حصہ ہوں اسمبلی ممبر کی accountability ہوتی ہے لوگ اُس سے پوچھتے ہیں اُس کو some how کام کرنا پڑتا ہے۔ یہ آپ دوبارہ اختیارات بیوروکریسی کے حوالے کر دیتے ہیں تو میری درخواست ہے ایک تو پورے راولپنڈی کے اندر قبرستان کا مسئلہ main priority کے اوپر ہے اور وہ اس حد تک ہے کہ میں اکثر اپنے حلقے کے اندر جب جاتا ہوں تو اکثر علاقے کے لوگ اپنے تئیں سر جوڑ کر بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں کہ حکومت تو اس حوالے سے کچھ نہیں کرتی ہم آپس میں کچھ donation کر کے قبرستان کے لئے کوئی جگہ مختص کریں کیونکہ جب ایک غریب آدمی مرتا ہے تو المیہ یہ میں تین سال سے اسمبلی کے اندر یہ بات کر رہا ہوں مجھے بڑی حیرت ہوئی جب میں elect ہو کر اس اسمبلی کے اندر آیا تو ایک شخص کا مجھے فون آیا اُس نے کہا میرے بیٹے کی death ہو گئی ہے میں نے اُس سے افسوس کا اظہار کیا تو اُس نے اگلی بات کی چلیں افسوس تو آپ کر رہے ہیں مجھے ایک پرچی دے دیں میں نے کہا آپ کو کس چیز کی پرچی چاہئے، انہوں نے کہا قبرستان کی تو میں نے کہا ایم پی اے کا قبرستان کی پرچی سے کیا تعلق ہے تو اُس شخص نے کہا جو پہلے ایم پی اے تھے ہم ان سے قبر کے لئے پرچیاں لیتے ہیں ایک یہ ہے جو قبرستان موجود ہیں اُس کے اوپر یہ لوگ اپنے اثرورسوخ کے ساتھ قابض ہو جاتے ہیں کہ جی، ہماری فیملی کا قبرستان ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں اس میں communities کو involve کر کے آپ کا جب لوکل گورنمنٹ کا ڈیپارٹمنٹ موجود ہے تو آپ لوگ اُس کو بااختیار کیوں نہیں کرتے؟ آپ یہ اتھارٹیز بنائیں گے اس سے پھر financial بوجھ ہے لوگوں کے ٹیکس کا پیسا ہے اُس کے لوازمات پورے کرنے کے لئے آپ وہ بجٹ پورا کریں گے تو میری یہ humble request ہے کہ اس کے اوپر کوئی پالیسی مرتب کریں یہ کوئی اتنی بڑی راکٹ سائنس نہیں ہوتی آپ کو ایک simple سا حل مل گیا ہے کہ اتھارٹیز بنا کر اپنے سر سے اُتاریں اور سائڈ پر کر دیں۔ لوکل گورنمنٹ کے نمائندے آپ نے elect کروائے ہیں اُنہوں نے کیا کرنا ہے مجھے تو یہ سمجھ نہیں آرہی؟ راولپنڈی کے اندر صفائی کے لئے آپ نے ترکی والوں کو بلوالیا ہے، ایجوکیشن اتھارٹی اور ہیلتھ اتھارٹی آپ نے پہلے بنادی ہے یہ ایک شہر خموشاں اتھارٹی آپ آج

بنانے جا رہے ہیں۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہی لوکل گورنمنٹ کے نمائندے کیا لڑنے مرنے کے لئے رہ گئے ہیں وہاں پر ایوان کے اندر وہ لڑتے مرتے ہیں روزانہ خبریں آتی ہیں اُن کے اختیار میں دائرہ کار میں آپ لوگوں نے کوئی چیز ہی نہیں چھوڑی ہے تو میری آپ سے humble request ہے ایک تو اس بل کے حوالے سے میں بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر! دوسری میں یہ بات کر رہا ہوں یہاں پر ملک افتخار صاحب بیٹھے ہوئے تھے میری خواہش تھی کہ وہ یہاں پر بیٹھے ہوتے اور اتنی courage کا مظاہرہ کرتے کہ یہاں اس فلور کے اوپر کھڑے کر اپنے لوگوں کے rights کے لئے آواز بلند کرتے کہ اس علاقے میں ہمارے لوگوں کے لئے قبرستان نہیں ہے۔ اگر حکومت اس کے لئے اتھارٹی بنائے گی تو وہاں پر قبرستان پیدا نہیں ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ Authorities کو چھوڑ کر آپ departments کے لئے کوئی پالیسی مرتب کریں۔ یہ کوئی اتنا مشکل کام نہیں ہے۔ جب آپ ان کو فعال بنائیں گے، ان کو اختیارات دیں گے، ان کی efficiency enhance کریں گے اور ان کی صلاحیتوں کو اجاگر کریں گے تو کوئی وجہ نہیں کہ پنجاب کے یہ مسائل حل نہ ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! انہوں نے جو ترمیم پیش کی ہے اگر یہ بل کی Clause 15 پڑھ لیں تو اس میں اتھارٹی کو اس بات کا پابند بنایا گیا کہ وہ متعلقہ لوکل گورنمنٹ کو تمام معلومات فراہم کرے گی، ان کے collaboration اور corroboration کے ساتھ کام بھی کرے گی۔ ہم اس کو ڈسٹرکٹ لیول تک لے گئے ہیں اور ان سے پہلے عباسی صاحب فرما رہے تھے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ وہ میری بات کا ہی جواب دے رہے تھے۔ جتنے بھی قبرستان ہیں ان کی دیکھ بھال اور وہاں کے جو بھی مسائل ہیں ان کو مقامی طور پر اتھارٹی حل کرے گی with the consultation of the Local Government جو آرٹیکل 140(A) کے تحت ہے اس لئے ان کی یہ ترمیم کہ اس کو Select Committee کے سپرد کیا جائے تو اس پر کافی غور و خوض ہو چکا ہے That is still on the website also اس کو مشتہر بھی کیا گیا ہے اور اس پر کسی قسم کی مخالفت نہیں ہے۔ سٹینڈنگ کمیٹی نے بھی اس پر سیر حاصل بحث بھی کی ہے۔ میری آپ سے یہ التجا ہے کہ یہ ترمیم بلاجواز ہے لہٰذا اس کو مسترد فرمایا جائے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That the Punjab Shehr-e-Khamoshan Authority Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Community Development, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 30th May 2017."

1. Mian Muhammad Aslam Iqbal.
2. Sardar Vickas Hasan Mokal.
3. Dr Nausheen Hamid.
4. Dr Syed Waseem Akhtar.
5. Qazi Ahmad Seed.
6. Mr Muhammad Sibtain Khan.
7. Ch Faisal Farooq Cheema.
8. Mr Amjad Ali Javaid.
9. Mrs Faiza Ahmed Malik.
10. Mrs Khadija Umar.

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That the Punjab Shehr-e-Khamoshan Authority Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Community Development, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. There are two amendments in it. The first amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Asif Mehmood, Ms Shunila Ruth, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mrs Raheela Anwar, Mr Muhammad Sibtain Khan, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Masood Shafqat, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Malik Taimoor Masood, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Mrs Khadija Umar, Mrs Baasima Chaudhary, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Qazi Ahmad Saeed, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Mrs Faiza Ahmed Malik and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

MS SHUNILA RUTH: Mr Speaker! I move:

"That in Clause 4 of the Bill, in sub-Clause(1), for para (a), the following be substituted,

a) not less than three members of Provincial Assembly of the Punjab including a member of the minorities and at least one woman member to be nominated by the Government."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 4 of the Bill, in sub-Clause(1), for para (a), the following be substituted,

a) not less than three members of Provincial Assembly of the Punjab including a member of the minorities and at least one woman member to be nominated by the Government."

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I oppose.

کورم کی نشاندہی

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب آصف محمود نے کورم کی نشاندہی کی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جی، محترمہ شُنیلا رُوت!

مسودہ قانون شہر خموشاں اتھارٹی پنجاب 2017

(جاری ---)

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! ہم نے جو یہ ترمیم دی ہے وہ اس لئے دی ہے کہ میں سمجھتی ہوں کہ یہ جو "شہر خموشاں" کی اتھارٹی بننے جا رہی ہے اس میں ممبران اسمبلی کی تعداد دو نہیں بلکہ تین ہونی چاہئے، اس میں کم از کم ایک اقلیتی رکن ضرور ممبر ہونا چاہئے اور ایک خاتون بھی اس کی ممبر ہونی چاہئے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خاص طور پر پنجاب میں بہت بڑی تعداد میں minorities رہتی ہیں ان

minorities میں خاص طور پر کرسچئن، ہندو اور سکھوں کے قبرستان کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔ ہمارے قبرستان maintain ہوتے ہیں اور نہ ہی وہاں پر کوئی رجسٹر موجود ہوتے ہیں لیکن چند ایک قبرستان ہیں جہاں پر یہ سہولت ہے۔ میں حال ہی میں ساہیوال گئی ہوئی تھی تو نہ وہاں پر کوئی رجسٹر تھا بلکہ وہاں پر کتے، گدھے، جانور، drug addicts چل رہی تھیں اور کسی قسم کا کوئی انتظام نہیں تھا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ اتنی بڑی minorities پاکستان میں رہتی ہیں اور ان کی آواز ضرور یہاں پر سنی جانی چاہئے۔ اس میں ایک minorities member ضرور ہونا چاہئے۔ ہمارے بہت سارے قبرستان پر قبضے ہوئے ہیں، ہمارے مسیحوں کے بہت سارے ایسے قبرستان ہیں جہاں پر جگہ کم پڑ گئی ہے اور ہمیں مزید جگہ کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میں گورنمنٹ سے مؤدبانہ سفارش اور request کرنا چاہتی ہوں کہ minorities کو نظر انداز نہ کیا جائے۔ اوّل تو یہ اتھارٹی بننی نہیں چاہئے تھی لیکن اگر آپ باضد ہیں اور اتھارٹی بنانا ہی چاہتے ہیں تو minorities کو اس میں نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میری بہن نے جو ترمیم پیش کی ہے اگر یہ اس کو غور سے پڑھ لیتی تو شاید بہت اچھا ہوتا۔ یہ mandatory ہے کہ not less than two یعنی کم از کم ممبران دو ہونے چاہئیں اور اس سے زیادہ جتنے بھی ہوں اس پر کوئی پابندی نہیں۔ جہاں تک minorities کا تعلق ہے میری بہن نے دو باتیں کی ہیں جس میں قبضے یا جگہ بیچنے کی بات کی ہے تو اس میں already ایک آرڈیننس موجود ہے جس کو اب ہم اسمبلی میں لا رہے ہیں تاکہ وہ بل بن جائے۔ جو ہماری community properties یا just like this اپنے قبرستانوں کی جگہ جو لوگ بیچتے ہیں ان بیچنے والوں کو میڈم بھی جانتی ہیں کہ وہ کون ہیں جنہوں نے UCH کی جو پارکنگ بیچی ہے وہ سب کو پتا ہے لیکن ہم اس جرم میں کم از کم شریک نہیں ہیں۔ جہاں تک minorities کے ممبر ہونے کا تعلق ہے اس میں کوئی پابندی نہیں ہے کہ ہم چاہیں تو minorities کے ممبر کو رکھ لیں یا ہم کسی اور فاضل ممبر کو رکھیں لیکن وہ جو not less than three members والی بات ہے اگر وہ اس کو اچھی طرح سے سمجھ لیں تو بہت اچھا ہے۔ .She is very competent and active It is not less than two اس میں دو سے کم ممبر نہیں رکھے جا سکتے لیکن زیادہ جتنی مرضی رکھ سکتے ہیں لہٰذا اس حد تک minorities کے ممبر پر کوئی پابند نہیں ہے۔

جناب سپیکر! جہاں تک دوسری not less than two and less than three اس میں بھرپور مخالفت کرتا ہوں اور باقی minorities کا اس کا ممبر بننے میں کوئی پابندی نہیں ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That in Clause 4 of the Bill, in sub-Clause (1), for para (a), the following be substituted,

a) not less than three members of Provincial Assembly of the Punjab including a member of the minorities and at least one woman member to be nominated by the Government."

(The motion was lost.)

The second amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Asif Mehmood, Ms Shunila Ruth, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mrs Raheela Anwar, Mr Muhammad Sibtain Khan, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Masood Shafqat, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Malik Taimoor Masood, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Mrs Khadija Umar, Mrs Baasima Chaudhary, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Qazi Ahmad Saeed, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Mrs Faiza Ahmed Malik and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

MR MUHAMMAD ARIF ABBASI: Mr Speaker! I move:

"That in Clause 4 of the Bill, in sub-Clause (1), the following be added as new para (c) and the subsequent paras be renumbered accordingly:

c) Mayor or a Deputy Mayor of each of the Metropolitan Corporations of the Punjab to be nominated by the Government."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 4 of the Bill, in sub-Clause (1), the following be added as new para (c) and the subsequent paras be renumbered accordingly:

c) Mayor or a Deputy Mayor of each of the Metropolitan Corporations of the Punjab to be nominated by the Government."

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محمد عارف عباسی صاحب! منسٹر صاحب نے oppose کیا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! جیسا کہ یہاں پر پہلے کافی بحث ہو چکی ہے کہ ہر چیز سرکاری افسران کے حوالے کر دی گئی ہے اور ہمارے تجربات ہیں کیونکہ اگر لائٹیں لگانی ہیں تو ٹی اے ایم کے افسر اور اس کے متعلقہ جو پارٹی (ن) لیگ ہے جو کہ پنجاب کے اقتدار پر مافیا کی طرح قابض ہے جب تک ان کی منظوری نہیں ہو گی تو آپ کے ہاں لائٹیں نہیں لگ سکتیں۔ اسی طرح پانی اور باقی چیزیں ہیں تو میں کہہ رہا ہوں کہ آپ لوگوں میں ایک نیا خوف پیدا کر رہے ہیں کہ اگر ہم ان کا ساتھ نہیں دیں گے تو شاید ہم اپنی میت بھی دفنانے کے قابل نہیں رہیں گے اس لئے سرکاری افسران کا جو روّیہ لوگوں کے ساتھ ہے اور جس طرح سرکاری افسران شاہ سے زیادہ شاہ کے وفادار ہیں اور وہ حکومت کے اشارے کے بعد even آپ کو ایک نلکا نہیں لگا کر دیتے۔ آپ کی گلی اور محلوں میں لائٹیں نہیں لگاتے تو یہ ایک نیا خوف لوگوں میں پیدا ہو گا کہ اگر ہم نے ان کی مخالفت کی تو کل ہم اپنی میتیں دفنانے کے قابل نہیں رہیں گے اس لئے ہم نے یہ ترمیم دی ہے کہ اس میں شہر کا جو میئر ہے یا ڈپٹی میئر ہے جس کا لوگوں سے رابطہ ہے اور قدرے اس کا بہتر روّیہ ہوتا ہے کیونکہ اس نے وہیں رہنا اور ملنا ملانا ہوتا ہے تو بجائے سب کچھ سرکار پر چھوڑنے کے متعلقہ شہر کے میئر یا ڈپٹی میئر کو اس میں شامل کر دیا جائے۔ اب یہ جو لوگوں میں سرکاری افسروں سے خوف پیدا ہوتا ہے، سرکاری افسروں تک لوگوں کی approach ناممکن ہے

کیونکہ گریڈ۔11 کے افسر سے ملنا بھی ایک عام آدمی کے لئے مشکل ہوتا ہے تو اب وہ میت کو دفنانے کے لئے کن کے پیچھے بھاگے گا یا کہاں جائے گا؟ اس میں نیچے grass roots level سے کونسلر تک میئر اور ڈپٹی میئر کا ایک نظام اور سسٹم ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ عوام کی بہتری کے لئے اتھارٹی بن رہی ہے جو کہ قطعی طور پر نہیں ہے بلکہ اس میں حکومت کے اپنے مقاصد ہیں جو کہ مرنے کو بھی commercialize کر رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ان کے دلوں میں تھوڑا بہت عوام کا احساس ہے تو اس میں میئر اور ڈپٹی میئر کو شامل کر لیں گے۔ میرا خیال ہے کہ اس میں کوئی مضایقہ نہیں ہوگا اور کوئی سرکاری افسران کے اختیارات میں قدغن نہیں لگے گی۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ عوام کے مفاد کی ترمیم ہے، اس میں کسی کو مخالفت کرنی چاہئے اور نہ ہی اس سے کوئی نقصان ہے اگر میئر اور ڈپٹی میئر جن پر پورے شہر نے اعتماد کا اظہار کیا ہے اور جن کو ووٹ دیا ہے اگر ان کو اس میں شامل کر دیا جائے تو زیادہ مناسب ہوگا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہماری یہ ترمیم انتہائی مناسب ہے اور اس کو بل کا حصہ بنا دیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ عوام کے ووٹوں پر یقین رکھتے ہیں تو اس ترمیم کی مخالفت نہیں کی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! عباسی صاحب نے جو بات کی ہے اس کا اس سے بالکل کوئی تعلق نہیں بنتا۔ اگر وہ اس بل کی شق نمبر 15 پڑھ لیں تو اس میں لکھا گیا ہے اور اتھارٹی کو پابند بنایا گیا ہے کہ وہ جو بھی کام کرے گی وہ لوکل گورنمنٹ کی consultation کے ساتھ کرے گی لہٰذا اس موقع پر کسی خصوصی شق کو شامل کرنے کی قطعی طور پر ضرورت نہیں ہے اور یہ ترمیم بلا جواز ہے اس کو مسترد کیا جائے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

> "That in Clause 4 of the Bill, in sub-Clause (1), the following be added as new para (c) and the subsequent paras be renumbered accordingly:

c) Mayor or a Deputy Mayor of each of the Metropolitan Corporations of the Punjab to be nominated by the Government."

(The motion was lost.)

Now the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. There are three amendments in it. The first amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Asif Mehmood, Ms Shunila Ruth, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mrs Raheela Anwar, Mr Muhammad Sibtain Khan, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal , Dr Murad Raas, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Masood Shafqat, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Malik Taimoor Masood, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Mrs Khadija Umar, Mrs Baasima Chaudhary, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Qazi Ahmad Saeed, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Mrs Faiza Ahmed Malik and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

Since no one wants to move it the same is taken as withdrawn.

The second amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Asif Mehmood, Ms Shunila Ruth, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mrs Raheela Anwar, Mr Muhammad Sibtain Khan, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Masood Shafqat, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Malik Taimoor Masood, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Mrs Khadija Umar, Mrs Baasima Chaudhary, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Qazi Ahmad Saeed, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Mrs Faiza Ahmed Malik and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

MRS RAHEELA ANWAR: Mr Speaker! I move:

"That in Clause 6 of the Bill, in para (g) of sub-Clause (2), between the words "officer" and "for", the words "and the Local Government concerned", be inserted.

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 6 of the Bill, in para (g) of sub-Clause (2), between the words "officer" and "for", the words "and the Local Government concerned", be inserted.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب نے oppose کیا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! آج یہ وقت بھی آنا تھا کہ ہمارے قبرستانوں کے لئے بھی اتھارٹیز بنی تھیں۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ یہ جو ہمارے مذہب اسلام اور باقی minorities کے مذاہب میں ایک sacred جگہ مانی جاتی ہے، آج شہروں کے حالات یہ ہیں کہ شہر پھیلتے جا رہے ہیں اور شہر خموشاں

سکڑتے جارہے ہیں تو اس مسئلہ کا حل یہ تھا کہ ہم اس پر اتھارٹیز بناتے یا ہم اس مسئلے کا حل اس طرح کر سکتے تھے جس طرح مجھ سے پہلے سب نے یہ بات کی کہ وہ جو لوکل گورنمنٹ کے نمائندے ہیں وہ ہمارے problems solve کرنے کے لئے وہاں بیٹھے ہوئے ہیں تو وہ ان problems کو اچھے طریقے سے solve کر سکتے تھے لیکن اس پر بڑا دل دکھتا ہے کہ ہر چیز پر اتھارٹی بنا دی جاتی ہے۔ ہمارے لئے یہ چیزیں بجائے آسان ہونے کے complicated ہوتی جارہی ہیں، کیا ہم اب قبرستانوں کو اتھارٹیز کے حوالے کر دیں گے؟ بہر حال آپ یہ کرنے جارہے ہیں تو ہم چونکہ تعداد میں کم ہیں، ہم اس کو اس وقت یہاں کھڑے ہو کر کیا کہہ سکتے ہیں سوائے اس کے کہ ٹھیک ہے اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے، آپ یہ بنائیں اور آپ اس میں کامیاب بھی ہوں جو کہ مجھے پتا ہے کہ ہونا کیا ہے، کامیابی یہ ہونی ہے کہ بجائے اس کے کہ وہ مردے دفنائے جائیں وہ سڑکوں پر پڑے ہوں گے اور ہم اتھارٹیز کے پیچھے بھاگتے ہوں گے، ہم لوگوں کو ڈھونڈتے پھریں گے کہ کس کے پاس سفارش لے کر جائیں، کس کو جا کر کہیں کہ کہاں اپنے مردوں کو دفنائیں، یہ تو اس سے پہلے بھی ہو رہا ہے کہ جیسے ایک میرے بھائی نے کہا کہ چٹیں مانگی جاتی ہیں، اب ایک چٹ نہیں مانگی جائے گی، اب زیادہ چٹیں مانگی جائیں گی۔ بہر حال میں اتنا ہی کہوں گی کہ اگر ایسا ہی کچھ کرنے جارہے ہیں تو اس پر یہ کرتے ہوئے کم از کم آپ ایسے کریں کہ حکومتی ایجنسیز، افسران اور لوکل گورنمنٹ سے بھی مشورہ کر لیا جائے تو شاید حالات بہتر ہو جائیں اور اگر یہ اتھارٹی غیر مسلموں کے لئے جگہ الاٹ کرے گی تو چونکہ یہ بڑا sensitive معاملہ ہے، آپ کو بھی پتا ہے، مجھے بھی پتا ہے کہ پچھلے کچھ عرصہ سے ہم میں بڑا یہ تعصب ڈالا جارہا ہے کہ جیسے non-Muslims کے لئے شاید Muslims کے دل جو ہیں وہ تنگ ہو گئے ہیں اور Muslims کو بھی یہ تاثر دیا جارہا ہے کہ شاید جو non-Muslims ہیں ان کے دل بھی ان کے لئے تھوڑا سا تنگ ہو گئے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! یہ کچھ ہے۔ آپ کو بھی پتا ہے اور مجھے بھی پتا ہے، کچھ ایسے واقعات ہوئے ہیں، اس کا تدارک اس طرح بھی ہو سکتا ہے کہ یہ زمینیں جب ان کے لئے الاٹ کی جائیں تو تھوڑا سا مشورہ اگر کر لیا جائے تو میرا خیال ہے کہ پھر ایسے حالات سے بھی ہم بچ جائیں گے۔ آخر میں صرف اتنا کہوں گی کہ میں تو دعا گو ہوں کہ جو کچھ بھی ہماری حکومت کرنے جارہی ہے اللہ کرے کہ وہ اس میں کامیاب ہو اور اس میں بہتری آئے لیکن دل بڑا دکھ رہا ہے کہ اب مردوں کے لئے اتھارٹیز بنیں گی۔ اسلام میں تو مردوں کے لئے پتا نہیں کیا کیا ہم لوگوں کو کہا گیا ہے، ہم ان کو دفناتے ہیں، پھر ہم ان کے

لئے دعا گو ہوتے ہیں، پھر ختم دلوائے جاتے ہیں، اب ہم اتھارٹیز کے پیچھے بھاگیں گے۔ بس آخر میں صرف اتنا ہی کہوں گی کہ Thank you very much آپ لوگوں نے یہ کرنا ہی ہے، یہ تو مجھے پتا ہے کہ میرے کہنے سے آپ رکنے والے نہیں ہیں۔

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میری بہن نے جو بات کی ہے اس سے پہلے میڈم شنیلا روت نے non-Muslims کے لئے قبرستانوں کے حوالے سے بات کی اور میں یہاں پر میڈم جوئس جولیس کو جو یہاں بیٹھی ہیں ان کو مبارکباد دیتا ہوں، میڈم جوئس جولیس نے پچھلی دفعہ وزیر اعلیٰ سے بات کی ہم سارے وہاں موجود تھے تو انہوں نے کہا کہ ہم بجٹ میں یہ بھی پیسے رکھیں گے کہ آپ زمین خرید کر قبرستان کے لئے اور زیادہ جگہ بھی لے سکتے ہیں۔ انہی کی تجویز پر یہ ہوا تو یہ میں اپنی بہن شُنیلا رُوت کو بتانا چاہتا ہوں۔ جہاں تک اس بہن نے جو کہا ہے تو اس میں اس اتھارٹی کا basically purpose اگر وہ سمجھ لیں، اس کا purpose یہ ہے کہ جس طرح سے شُنیلا رُوت صاحبہ فرما رہی تھیں کہ قبرستانوں میں نشئی بیٹھے ہوتے ہیں، فلاں ہوتا ہے، یہ ہوتا ہے، یہ اتھارٹی جب لوکل گورنمنٹ کے ساتھ مل کے آرٹیکل (15) کے تحت مل کر کام کرے گی تو وہاں پر آپ کو کوئی نشئی نظر نہیں آئے گا، وہاں پر کوئی غیر قانونی قبضہ نہیں ہوگا، وہاں پر اس طرح کے کام ختم ہو جائیں گے۔ یہ تو ایک طرح سے ہم ان کی بہتری کے لئے کر رہے ہیں تاکہ اگر ایک آدمی مر گیا ہے، اس جہان فانی سے چلا گیا ہے تو کم از کم اس کے بعد جو اس کا غم سے نڈھال خاندان ہوتا ہے اس کو کسی قسم کی مشکلات پیش نہ ہوں۔ میری بہن کی یہ جو ترمیم ہے یہ بالکل ہی قطعی طور پر بلاجواز ہے لہٰذا اس کو مسترد فرمایا جائے۔

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That in Clause 6 of the Bill, in para (g) of sub-Clause (2), between the words "officer" and "for", the words "and the Local Government concerned", be inserted.

(The motion was lost.)

The third amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Asif Mehmood, Ms Shunila Ruth, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mrs Raheela Anwar, Mr Muhammad Sibtain Khan, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hassan Mokal, Ch Aamir Sultan Cheema, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Mian Khurram Jahangir Wattoo,

Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Ahmed Ali Khan Dreshak, Mr Masood Shafqat, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Malik Taimoor Masood, Mrs Baasima Chaudhary, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Sardar Shahab-ud-Din Khan and Mrs Faiza Ahmed Malik. Any mover may move it.

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ہماری انتہائی بامقصد اور انتہائی اہم ترامیم جس طرح مسترد کر دی گئی ہیں صرف اپنی عددی طاقت کے زعم پر میں احتجاجاً باقی ساری ترامیم اس بل کی واپس لیتا ہوں کیونکہ اتنی اہم اور ہماری کئی جائز ترامیم صرف اپنی عددی طاقت کے زعم پر مسترد کر دی ہیں میں باقی ترامیم واپس لیتا ہوں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! وہ تمام ممبران جو سٹینڈنگ کمیٹی میں شامل تھے انہوں نے اپنی consent کے ساتھ یہ سارا process کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، انہوں نے اپنی یہ ترامیم واپس لے لی ہیں۔

Now, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Asif Mehmood, Ms Shunila Ruth, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mrs Raheela Anwar, Mr Muhammad Sibtain Khan, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hassan Mokal, Ch Aamir Sultan Cheema, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Nabila Hakim Ali Khan,

Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Ahmed Ali Khan Dreshak, Mr Masood Shafqat, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Malik Taimoor Masood, Mrs Baasima Chaudhary, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Sardar Shahab-ud-Din Khan and Mrs Faiza Ahmed Malik.

جی، یہ withdraw کر گئے ہیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 8 to 30

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clauses 8 to 30 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 8 to 30 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. A Minister!

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move

"That the Punjab Shehr-e-Khamoshan Authority Bill 2017, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Shehr-e-Khamoshan Authority Bill 2017, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Shehr-e-Khamoshan Authority Bill 2017, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون تحفظ خواتین اتھارٹی پنجاب 2017

MR DEPUTY SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Women Protection Authority Bill 2017. A Minister may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Women Protection Authority Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Social Welfare & Bait-ul-Maal, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Women Protection Authority Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Social Welfare & Bait-ul-Maal, be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The first amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Ms Shunila Ruth, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mr Ahmed Khan Bhacher, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hassan Mokal, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Dr Syed Waseem Akhtar, Mrs Raheela Anwar, Mr Muhammad Sibtain Khan, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Malik Taimoor Masood, Ch Aamir Sultan Cheema, Mrs Khadija Umar, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood and Mrs Faiza Ahmed Malik. Any mover may move it.

Since no one wants to move it, the same is taken as withdrawn.

The second amendment is from Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Ahmad Shah Khagga, Mrs Baasima Chaudhary, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Asif Mehmood, Dr Muhammad Afzal and Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood. Any mover may move it.

کوئی move کرنا چاہتا ہے؟

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! یہ پہلی ترمیم نہیں ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ دوسری ترمیم ہے۔ کوئی move کرنا چاہتا ہے؟

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! پہلی ترمیم پر بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس کو کسی نے move نہیں کیا۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! ہم نے وہ سنا نہیں تھا۔ چلیں، کوئی بات نہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، اب تو وہ withdraw ہو گئی ہے۔

DR NAUSHEEN HAMID: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Women Protection Authority Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Social Welfare & Bait-ul-Maal…"

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اس میں آپ کا نام نہیں ہے۔ پہلی ترمیم میں تھا، اس کے علاوہ کوئی اور بات کرنا چاہتا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس کا ہمیں پتا نہیں چلا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، اس پر آپ بات نہیں کر سکتیں۔ جی، کوئی move نہیں کرنا چاہتا لہٰذا یہ withdraw تصور کی جاتی ہے۔

Now, the question is:

"That the Bill be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. There are two amendments in it. The first amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Asif Mehmood, Ms Shunila Ruth, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mrs Raheela Anwar, Mr Muhammad Sibtain Khan, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hassan Mokal, Ch Aamir

Sultan Cheema, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Masood Shafqat, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Malik Taimoor Masood, Mrs Baasima Chaudhary, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Sardar Shahab-ud-Din Khan and Mrs Faiza Ahmed Malik. Any mover may move it.

MRS SAADIA SOHAIL RANA: Mr Speaker! I move:

> "That in Clause 3 of the Bill, in sub-Clause (4)(a), after the word "Government", the words "in consultation with the Speaker", be added".

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Clause 3 of the Bill, in sub-Clause (4)(a), after the word "Government", the words "in consultation with the Speaker", be added".

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اسے منسٹر صاحب نے oppose کیا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! شکریہ۔ منسٹر صاحب کا بھی شکریہ جنہوں نے اس ترمیم کو oppose کیا۔ خواتین کے حوالے سے جو بل آیا خواہ وہ وومن کمیشن کی صورت میں آیا، violence against women کی صورت میں آیا تو ہم لوگوں نے اپنی پارٹی لائن سے above ہو کر اس چیز کو consider ہی نہیں کیا کہ کون سی حکومتی جماعت ہے اور کون سی اپوزیشن کی جماعت ہے ہم سب خواتین نے مل کر اس بل پر کام کیا اور اس پر عملدرآمد کرانے کے لئے بھی بہت efforts لگائیں لیکن افسوس کہ اس پر عملدرآمد نہیں ہوا۔ پہلے یہ بل وومن کمیشن کی صورت میں آیا پھر violence against women کی صورت میں آیا اور آج وومن پروٹیکشن اتھارٹی کی صورت میں آ رہا ہے لیکن

اس پر عملدرآمد کہاں ہے ؟ ہمارے حکومتی لوگ جوش و خروش میں بل تو بناتے ہیں قانون سازی بھی کرتے ہیں چونکہ ہم legislators ہیں اور ہمارا کام بھی legislation کرنا ہے لیکن کیا ہمارا مقصد اس اسمبلی میں بیٹھ کر صرف قانون سازی کرنا اور بل پاس کروا کر کسی ڈبے میں ڈال دینا کسی سٹور میں پھینک دینا ہے ؟ اس وقت ہمارا ملک جس صورتحال سے گزر رہا ہے خاص طور پر خواتین کے حوالے سے جو جرائم کی ratio ہے اور جرائم کی صورتحال ہے وہ انتہائی خوفناک حد تک بڑھ چکی ہے، تشدد کے واقعات ہوں، خواتین کی عصمت دری کے واقعات ہوں ان کے اغواء کے واقعات ہوں غیرت کے نام پر قتل ہو acid throwing ہے کوئی بھی ایسا جرم نہیں جو اس وقت پورے پنجاب میں بری طرح ہے لاہور جو پیرس ہے اور فیصل آباد جو بہت بڑا انڈسٹریل شہر ہے ان دونوں شہروں میں جرائم ریٹ top پر ہیں۔ جنوبی پنجاب کا تو حال ہی نہ پوچھیں کیونکہ آپ کے top cities crimes میں نمبر one ہیں۔ پہلے تو آپ نے اس قانون سازی کو seriously نہیں لیا، کمیشن بنایا تو اس کے ہاتھ پاؤں تھے، اس میں چلنے کی طاقت تھی اور نہ ہی اس کے تحت کوئی کام ہو سکا۔ اب اتھارٹی بنانے جا رہے ہیں جب اتھارٹیز بنانے کی بات کرتے ہیں تو مجھے سب سے پہلے یہ سمجھ نہیں آتی کہ محکموں پر ایک question mark آتا ہے۔ ہیلتھ، ایجوکیشن کی اتھارٹیز، صفائی کا کام بھی محکمے نہیں کر سکتے اس لئے آپ نے اتھارٹی بنا دی، اتھارٹی پر اتھارٹی، اتھارٹی پر اتھارٹی لیکن ان اتھارٹیز کا کیا دائرہ کار ہے ؟ ہم جو کام محکموں میں نہیں کر سکتے تو اتھارٹیاں بنا کر double burden ڈال دیتے ہیں یعنی ایک ادارے پر دوسرا ادارہ دوسرے پر تیسرا ادارہ۔ جب ادارہ perform نہ کر سکے تو اس کا حل یہ نہیں ہوتا کہ اس پر ایک اتھارٹی بنائی جائے بلکہ اس کا حل یہ ہوتا ہے کہ right peoples for the right job ہمارا یہ معیار ہونا چاہئے۔ اگر ہمارے اداروں میں یہ معیار ہو تو ہمیں ان پر اتھارٹیز بنانے کی ضرورت نہ پڑے۔ جو اس کی اتھارٹی بن رہے ہے ادارے کام کر نہیں پا رہے تھے تو ہم اتھارٹی بنا کر وہ کام کرنے جا رہے ہیں۔ ادارے کام کیوں نہیں کر پا رہے، ادارے accountable کیوں نہیں ہیں، آپ اداروں سے جواب کیوں نہیں لیتے اور ہم اتھارٹی در اتھارٹی کیوں بنا رہے ہیں ؟ ہم اس لئے اتھارٹی کے خلاف ہیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ اگر آپ اتھارٹی بنا بھی رہے ہیں اور یہ اتھارٹی کرنے جا ہی رہے ہیں تو اس میں ہماری یہ ترمیم ہے کہ لفظ گورنمنٹ کی جگہ سپیکر ہو۔ چونکہ سپیکر Custodian of the House ہوتا ہے ہم سمجھتے ہیں کہ ممبران اس میں شامل ہوں گے اگر وہ سپیکر کی رائے سے ہوں گے تو وہ بہتر طریق کار ہو گا۔ سپیکر ہمارے Custodian of the House ہیں ہم ان

سے بات بھی کر سکتے ہیں اور وہ سب کی رائے کے ساتھ یہ فیصلہ کریں گے۔ یہ ایسی ترمیم ہے جس میں میرے خیال میں جو طاقت کا منبع ہے جسے آپ گورنمنٹ کہتے ہیں وہ بھی آپ جانتے ہیں کہ کون ہیں لیکن اگر یہ سپیکر کو power دیتے ہیں اور سپیکر ہی Custodian of the House ہیں تو پھر اس میں کوئی مضایقہ نہیں ہے۔ اگر حکومتی ممبران دل بڑا کرتے ہوئے اس ترمیم کو قبول کر لیں تو کوئی مضایقہ نہیں ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ وومن پروٹیکشن اتھارٹی وہی ہے جو میری بہن فرما رہی تھیں کہ جس طرح honour killing کے بارے میں law بنا ہے this is no honour in killing اس کے علاوہ جو تشدد ہوتا ہے جو ہم ہر روز اخباروں میں بھی دیکھتے ہیں اس کی implementation کے لئے اس اتھارٹی کا قیام بہت ضروری ہے۔ جہاں تک ان کی ترمیم کا تعلق ہے کہ سپیکر کا لفظ add کر دیا جائے تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ سپیکر صاحب کے پاس تو already لامحدود اختیارات ہیں۔ اگر وہ کسی کو نامزد کریں گے تو وہ کس طرح سے اس کی وضاحت لیں گے لہٰذا یہ گورنمنٹ کا کام ہے کہ گورنمنٹ اسے نامزد کرے اور سپیکر صاحب اس کے باوجود بھی ایوان کا کوئی ممبر ہے تو وہ اس سے پوچھ سکتے ہیں کہ اس اتھارٹی نے کس حد تک اپنا کام کیا ہے لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ ان معنوں میں اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم سپیکر صاحب کے اختیارات سلب کر رہے ہیں۔ No یہ totally misunderstanding ہے سپیکر صاحب کے پاس already اسمبلی اور ایوان کے بہت زیادہ اختیارات ہوتے ہیں اس لئے یہ ممبر گورنمنٹ نامزد کرے گی تاکہ سپیکر صاحب پھر بھی ان سے وضاحت پوچھ سکتے ہیں لہٰذا ترمیم سو فیصد بلا جواز ہے اس لئے اسے مسترد کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! ذرا گورنمنٹ کی definition بتادیں۔ کیا گورنمنٹ کی definition وزیر اعلیٰ ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ محترمہ اس پر بات ہو گئی ہے۔

The motion moved and the question is:

"That in Clause 3 of the Bill, in sub-Clause(4)(a), after the word "Government", the words "in consultation with the Speaker", be added".

(The motion was lost.)

The second amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Asif Mehmood, Ms Shunila Ruth, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mrs Raheela Anwar, Mr Muhammad Sibtain Khan, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hassan Mokal, Ch Aamir Sultan Cheema, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Ahmed Ali Khan Dreshak, Mr Masood Shafqat, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Malik Taimoor Masood, Mrs Baasima Chaudhary, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Sardar Shahab-ud-Din Khan and Mrs Faiza Ahmed Malik. Any mover may move it.

DR NAUSHEEN HAMID: Mr Speaker! I move:

"That in Clause 3 of the Bill, in sub-clause (4)(g), after the words "four non- official member", the words "having repute in the field of women rights and welfare", be added".

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 3 of the Bill, in sub-clause (4)(g), after the words "four non- official member", the words "having repute in the field of women rights and welfare", be added".

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! I oppose it

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! جس طرح ہم سب جانتے ہیں کہ یہ بل خواتین کے حقوق کے لئے لایا جا رہا ہے اور خواتین کو protection دی جا رہی ہے، already اس کے اندر یہ ہوا ہے کہ یہ بل جو خواتین کے لئے تھا یہ سوشل ویلفیئر کمیٹی میں discuss ہوا حالانکہ اسمبلی میں gender mainstreaming کی کمیٹی موجود ہے جس میں خواتین کے rights کی بات ہوتی ہے یہ بل اس کمیٹی میں نہیں بھیجا گیا۔ اب جس طریقے سے یہ لوگ non-official members کا ذکر کر رہے ہیں جب خواتین کے rights کے لئے یہ اتھارٹی بن رہی ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ اس کے اندر ان experts کو بیٹھنا چاہئے جنہیں خواتین کے rights پر access سمجھ ہو۔ جہاں یہ non official members ہیں وہاں میں سمجھتی ہوں کہ چیئر پرسن بھی خاتون ہی ہونی چاہئے چونکہ جو خواتین کے rights کے لئے کمیٹی کا چیئر پرسن بھی کسی خاتون کو ہونا چاہئے جس کا اس میں ذکر نہیں آ رہا۔ جس طریقے سے یہ overlapping legislation ہو رہی ہے اس کے اندر ہمیں یہ سمجھ نہیں آ رہا کہ خواتین جو کہ basically اس کی direct stakeholders ہیں ان کا ہمیں کہیں پر بھی ذکر نظر نہیں آتا اور نہ ہی human right کے experts ہیں جو خواتین کے issues پر کام کر رہے ہیں ان کا اس بل میں کہیں بھی ذکر نہیں آیا لہٰذا میں چاہوں گی کہ اس کے اندر جو بھی ممبر شامل ہوں گے ان میں خواتین کی representation ہونی چاہئے اور پھر وہ ان کو خواتین کے rights پر expert ہونا چاہئے تاکہ وہ خواتین کے حقوق کے لئے صحیح طریقے سے بات کر سکیں۔ شکریہ

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس سلسلے میں عرض ہے کہ ۔۔۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: منسٹر صاحب! ذرا ٹھہریں اسیں ویں ذرا کوئی گل کر لیئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب بھی بات کرنا چاہ رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب بڑا سوچ کر اٹھے ہیں۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں سوچ یہ رہا تھا کہ یہ خواتین کی protection کا بل تو آ گیا ہے مردوں کی protection کا بل کب آئے گا؟ ساڈی وی کوئی protection ہے کہ نہیں ہے؟ آپ تھانوں میں دیکھ لیں کہ کیا ہو رہا ہے۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ اپوزیشن نے جو four non official members کے حوالے سے جو ترمیم دی ہے اس میں مزید وضاحت کر دی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ بالکل genuine ہے کیونکہ بالعموم جب ہم فیصلے کرتے ہیں تو بعض اوقات اس میں pick and choose کرتے ہیں۔ ہم کچھ لوگوں کو نوازنے کے لئے فیصلے کرتے ہیں اس طرح کی بہت ساری اتھارٹیز کے اندر وہ چیزیں mix up ہو جاتی ہیں۔ اس میں جو بات ڈالی گئی ہے کہ having repute in the field of women rights and welfare یہ بہت مناسب ہے اور میری بہن نے جو بات کی ہے وہ اس سے بھی زیادہ مناسب ہے کہ اس میں ساری بات تو women protection کی ہو رہی ہے لیکن اس میں بیشتر مقامات پر یہ تخصیص نہیں ہے کہ خواتین کو ہی ممبر اور چیئرپرسن بنایا جائے اور اس کا تذکرہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں اس حوالے سے یہ سمجھتا ہوں کہ اپنی سستی شہرت اور عورتوں کے ووٹ کے لئے معاملات کو دوبارہ play کر رہے ہیں کہ ہم نے protection بل جاری کر دیا ہے اور ساری supremacy خود اپنے ہاتھوں میں رکھنا چاہتے ہیں یہ غیر مناسب ہے۔ ہم نے جو ترمیم دی ہے کہ اس میں ان کی تخصیص ہو اور وہ women rights میں کام کرنے والے ہوں یہ بڑی genuine بات ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ اسے ضد بازی میں oppose کر رہے ہیں۔ اس میں انہوں نے جو چار ممبر ڈالنے ہیں اس کی ہیت کے اندر تو کوئی تبدیلی واقع نہیں ہو رہی ہم یہ نہیں کہہ رہے کہ تین، پانچ دس یا بیس ممبر کر دیں بلکہ ہم نے تو اسے مزید خوبصورت بنایا ہے اسے مزید self explanatory بنایا ہے کہ اس فیلڈ کے اندر جو کام کرنے والے ہوں ان کو ڈالا جائے اور یہ بہت مناسب بات ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ سندھو صاحب کو اسے oppose نہیں کرنا چاہئے اور اپوزیشن کی بھی کوئی تو بات مان لینی چاہئے تاکہ ایوان کا حسن ہو اور آپ بھی کہہ سکیں کہ ہم کبھی کبھار اپوزیشن کی بات بھی مانتے ہیں لیکن مجھے پورا یقین ہے کہ پیچھے سے یہی direction ہے کہ اسے من وعن قبول کرنا ہے اور انہوں نے ابھی ہاتھ کھڑا کرنا ہے اور کوئی بھی ترمیم قبول نہیں کرنی۔ شکریہ

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور(جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے بڑے ادب کے ساتھ معزز ممبر ڈاکٹر سید وسیم اختر سے عرض کروں گا کہ وہ آج پہلی دفعہ تیاری کے بغیر آئے ہیں ورنہ وہ ہمیشہ تیاری کر کے آتے ہیں۔ میں یہ بات openly کہہ رہا ہوں کہ آج انہوں نے اس بل کو پڑھا نہیں ہے۔

جناب سپیکر! اس بل میں The Authority کی Clause(4)(a) and(g) میں لکھا گیا ہے کہ:

The Authority (4) (a)

Three members, including at least two female members, Provincial Assembly of the Punjab to be nominated by the Government;

The Authority (4) (g)

Four non-official members including, at least, two women, to be nominated by the Government;

اور گورنمنٹ کیا ہے؟ وزیراعلیٰ اور کابینہ گورنمنٹ ہے یعنی حکومت اتھارٹی کے ممبران کو nominate کرے گی۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر The Authority کی Clause(4)(a) and (g) پڑھ لیں تو ان کی confusion دور ہو جائے گی۔ سب سے پہلے اتھارٹی بنے گی اور اس کے بعد rules بنائے جائیں گے۔ جب rules بنیں گے تو ان سب چیزوں کی مزید وضاحت ہو جائے گی۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب اس بل کو پڑھ کر بات کرتے تو زیادہ بہتر ہوتا۔ میں The Authority کی یہ Clauses ڈاکٹر صاحب کو بھجوا دیتا ہوں تاکہ سند رہے اور بوقت ضرورت کام آئے۔ اس کے ساتھ ہی میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ ترمیم بلاجواز ہے لہٰذا اس کو مسترد کیا جائے۔

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That in Clause 3 of the Bill, in sub-Clause (4) (g), after the words "four non-official members", the words "having repute in the field of women rights and welfare", be inserted."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 4 & 5

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clauses 4 & 5 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 4 & 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. There are four amendments in it. The first amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Asif Mehmood, Ms Shunila Ruth, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mrs Raheela Anwar, Mr Muhammad Sibtain Khan, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hassan Mokal, Ch Aamir Sultan Cheema, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Ahmed Ali Khan Dreshak, Malik Taimoor Masood, Mrs Baasima Chaudhary, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Khawaja Muhammad Nizam-ul- Mehmood, Sardar Shahab-ud-Din Khan and Mrs Faiza Ahmed Malik. Any mover may move it.

MS SHUNILA RUTH: Mr Speaker! I move:

"That in Clause 6 of the Bill, for para (i), the following be substituted:

"(i) formulate, evaluate, assess and coordinate the execution of its policies and from time to time undertake review thereof."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 6 of the Bill, for para (i), the following be substituted:

"(i) formulate, evaluate, assess and coordinate the execution of its policies and from time to time undertake review thereof."

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I oppose

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب نے اس کو oppose کیا ہے۔ جی، محترمہ!

کورم کی نشاندہی

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! وومن پروٹیکشن کے حوالے سے ایک اتھارٹی بنائی جا رہی ہے۔ The Punjab Women Protection Bill بہت اہم تھا اور تمام جماعتوں کے معزز ممبران نے اپنی پارٹی پالیسی سے above ہو کر اس بل کو support کیا تھا۔ ہمارا یہ یقین تھا کہ حکومت اس بابت بہت سنجیدہ ہے لیکن اس بل پر عملدرآمد کے حوالے سے حکومت بالکل سنجیدہ نہیں ہے۔ حکومت کو چاہئے تھا کہ ایسے اقدامات کرتی جس سے violence rate کم ہوتا۔ پاکستان میں پچھلے سال سے violence rate بہت زیادہ بڑھ گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ حکومت اس بل پر عملدرآمد کے حوالے سے کوئی اقدامات اُٹھا رہی ہے اور نہ ہی ہم agencies کو onboard لے رہے ہیں۔ حکومت نے پہلے The Punjab women Protection Bill منظور کروایا اور اب اس حوالے سے ایک اتھارٹی بنا رہی ہے۔ اس کا مقصد بھی صرف آنکھوں میں دھول جھونکنے کے مترادف ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ اس بل کی Clause-6(i) کو آپ formulate, evaluate, assess and coordinate کر رہے ہیں تو ہماری تجویز یہ ہے کہ اس اتھارٹی میں ایک نیا para add کیا جائے۔ جب آپ یہ ساری چیزیں دیکھ لیتے ہیں، formulate, evaluate and assess بھی کر لیتے ہیں تو پھر اس کے بعد کیا ہوگا؟ میرے خیال میں اس کو review کرنا بہت ضروری ہے، اس کی چھان بین کریں اور دیکھیں کہ اس میں کون سی نئی چیزیں add کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کو گاہے بگاہے review کرنا بہت ضروری ہے، وقتاً فوقتاً اس کا جائزہ لیا جائے اور پھر اس کو review کیا جائے اس لئے میں سمجھتی ہوں کہ ہماری اس ترمیم کو consider کریں تاکہ اس بل میں بہتری آ سکے۔

جناب سپیکر! میں اس مرحلہ پر کورم point out کرنا چاہتی ہوں کیونکہ اس وقت ایک بہت اہم بل زیر بحث ہے اور ایوان میں کورم نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ شُنیلا رُوت نے کورم کی نشاندہی کی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے اس لئے پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پندرہ منٹ کے لئے اجلاس ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر پندرہ منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر 2 بج کر 52 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

مسودہ قانون تحفظ خواتین اتھارٹی پنجاب 2017

(۔۔۔جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ منسٹر صاحب! محترمہ نے ترمیم پر بات کر لی تھی لہٰذا اب اگر آپ نے کوئی بات کرنی ہے تو کر لیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! محترمہ نے جو بات کی ہے کہ اختیارات اتھارٹی کو دیئے جائیں تو پالیسی سازی کا اختیار جس طرح کا یہ مقدس ایوان ہے اسی طرح سے صرف اور صرف political institutions میں ہوتا ہے۔ اتھارٹی کو اختیار دینا کسی طور پر بھی مناسب نہ ہے لہٰذا یہ ترمیم بلا جواز ہے اس کو مسترد کیا جائے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That in Clause 6 of the Bill, for para (i), the following be substituted:

"(i) formulate, evaluate, assess and coordinate the execution of its policies and from time to time undertake review thereof".

(The motion was lost.)

یہاں اس میں چار ترامیم تھیں تو میں غلطی سے دو ترامیم بول گیا تھا۔

The second amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Asif Mehmood, Ms Shunila Ruth, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mrs Raheela Anwar, Mr Muhammad Sibtain Khan, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hassan Mokal, Ch Aamir Sultan Cheema, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Ahmed Ali Khan Dreshak, Mr Masood Shafqat, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Malik Taimoor Masood, Mrs Baasima Chaudhary, Mr Ahmad Shah

Khagga, Dr Muhammad Afzal, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Sardar Shahab-ud-Din Khan and Mrs Faiza Ahmed Malik. Any mover may move it.

DR NAUSHEEN HAMID: Mr Speaker! I move:

> "That in Clause 6 of the Bill, in para (n), after the words "approve annual strategy", the words "and Key Performance Indicators (KPIs)", be inserted."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Clause 6 of the Bill, in para (n), after the words "approve annual strategy", the words "and Key Performance Indicators (KPIs)", be inserted."

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I oppose.

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! یہ جو میں نے ترمیم دی ہے اس میں ذکر ہے کہ:

> To approve the annual strategy to improve the protection Centre and shelter homes

تو جس وقت تک key performance indicators کو آپ define نہیں کریں گے اور اس کو اس میں شامل نہیں کریں گے تو آپ annual strategy کیسے مقرر کر سکتے ہیں؟ تو میری اس میں ترمیم یہ ہے کہ آپ اس میں key performance indicators کو add کریں تاکہ annual strategy کی accountability بھی بعد میں ہو سکے اور ایک معیار مقرر کیا جائے جس کے مطابق وہ decide کی جائے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! جو میری بہن نے فرمایا ہے تو اس بل کی اتھارٹی کی کلاز 6(p) کو اگر یہ پڑھ لیں تو اس میں already بڑے مؤثر طریقے سے اس شق کی تشریح کی گئی ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات ہے کہ یہ گورنمنٹ کے پاس already اختیار ہوتا ہے کہ وہ آرٹیکل کی کلاز (22) کے تحت بل پاس ہونے کے بعد کسی بھی وقت رولز بنا سکتی ہے this is the

لہٰذا یہ ترمیم قطعی بے بنیاد اور بلا جواز ہے اس totally prerogative of the government کو مسترد کیا جائے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That in Clause 6 of the Bill, in para (n), after the words "approve annual strategy", the words "and Key Performance Indicators (KPIs)", be inserted."

(The motion was lost)

The third amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed Mr Asif Mehmood, Ms Shunila Ruth, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mrs Raheela Anwar, Mr Muhammad Sibtain Khan, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hassan Mokal, Ch Aamir Sultan Cheema, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas Mr Ahmed Ali Khan Dreshak, Mr Masood Shafqat, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Malik Taimoor Masood, Mrs Baasima Chaudhary, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Sardar Shahab-ud-Din Khan and Mrs Faiza Ahmed Malik. Any mover may move it.

MRS SAADIA SOHAIL RANA: Mr Speaker! I move:

"That in Clause 6 of the Bill, in para (o), between the words "and" and "women", the words "bona fide and registered", be inserted."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 6 of the Bill, in para (o), between the words "and" and "women", the words "bona fide and registered", be inserted."

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! منسٹر صاحب نے اس کو oppose کیا ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! حسبِ روایت منسٹر صاحب نے oppose کرنا ہے اور ہم نے پھر بولنا ہے۔ میں بہت seriously سوچ رہی ہوں کہ باقی amendments کو ہم ویسے ہی withdraw کر لیں کیونکہ یہاں پر تو یہی سلسلہ چلنا ہے اور ہمیں کچھ ملنا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اجلاس کا وقت آدھ گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! اس آدھ گھنٹے کے وقت کو بڑھانے کا کیا فائدہ کیونکہ یہ بزنس پاس ہونا ہے، ہماری ترامیم آنی ہیں، اس طرف سے reject ہونی ہیں اور ہم نے حسبِ روایت بولنا ہے۔ یہ ترمیم رضاکار خواتین کی تنظیموں کے حوالے سے اس لئے دی ہے کہ یہ تنظیمیں رجسٹرڈ ہونی چاہئیں جس طرح آج کل دہشت گردی کی تنظیموں میں NGOs کا جو issue ہے یہ ایک question mark ہے لہٰذا خواتین کے حوالے سے جو تنظیمیں رضاکارانہ طور پر کام کر رہی ہیں وہ تنظیمیں رجسٹرڈ ہونی چاہئیں اور حقیقی معنوں میں ان کا خواتین کے حوالے سے کام کرنے کا کوئی background ہو۔ یہ خواتین کے حوالے سے بہت ہی serious Bill تھا اور ہم نے اس پر efforts بھی کافی کی ہیں۔ میری حکومتی بنچز کی بہنیں اس بات سے اتفاق کریں گی کہ اس بل کو پاس کروانے اور اس کمیشن کو پاس کروانے میں ہم سب نے مل کر effort کی ہے کیونکہ اب بجٹ سیشن آنے والا ہے۔ میں اس ترمیم سے ہٹ کر کچھ بات کرنا چاہتی ہوں کہ میں یہ اس وقت سمجھوں گی کہ آپ اس اتھارٹی کے لئے serious ہیں، آپ خواتین کے کام کرنے کے حوالے سے بھی serious ہیں کہ ہر مرتبہ یہ کمیشن مختلف صورتوں میں آتا ہے لیکن اس کے لئے budget allocation نہیں ہوتی۔ ابھی تک صرف ملتان کا ایک Crisis Centre بنا ہے جس کا افتتاح ہوا لیکن ابھی تک وہاں پر as such working نہیں ہے۔ ہم نے کہا تھا کہ infrastructure کا issue آئے گا۔ جتنے بھی لاہور میں already خواتین کے سنٹرز ہیں ان کو بھی Crisis Centre کا نام دے کر اس issue پر جلد از جلد کام کرنے کی ضرورت ہے۔ خواتین کے حوالے سے جو جرائم اور crime بڑھ رہے ہیں اور خواتین جس ظلم و زیادتی کا شکار ہو رہی ہیں اس کے لئے بہت ضروری ہے کہ جیسے آپ اس قانون کو اتھارٹی کی صورت میں لا رہے ہیں جبکہ میں

totallyان اتھارٹیوں کے خلاف ہوں لیکن اگر آپ اتھارٹی کی صورت میں ہی لا رہے ہیں تو صحیح معنوں اور صحیح روح کے ساتھ فوری اور عملی طور پر اس پر کام کیا جائے۔ شکریہ

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! جو bona fide and registeredکے الفاظ میری بہن نے کہے ہیں اگر ہم یہ الفاظ Clause 6 میں شامل کرتے ہیں تو پھر یہClause inconclusiveہو جائے گی کیونکہ انہوں نے بغیر کسیobjectیا بغیر کسی مطلب کے یعنی ان الفاظ کا کسی سے ربط نہیں جوڑا کہ یہbona fideکیوں کرنا چاہ رہی ہیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ جہاں تک خواتین کے حوالے سے کام کرنے کا تعلق ہے تو آپ دیکھیں کہ اسی گورنمنٹ نے last month جنوبی پنجاب ملتان میںWomen Crisis Centreبنایا ہے اور باقی جگہوں پر بنانے کے لئے بھی یہ تجویز زیر غور ہے۔ ہم صرف یہ نہیں چاہتے کہ قانون ہی بنے بلکہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس کیimplementationبھی ہو اور سزاؤں کے علاوہ ہم یہ چاہتے ہیں کہcertaintyہو نہ کہsovereigntyہو لہٰذا اس حوالے سے اس پر بھرپور طریقے سے کام کیا جا رہا ہے۔ یہاں پرbona fide and registeredکے الفاظ کسی بھی مقصد کے بغیر ہیں لہٰذا میری یہ استدعا ہے کہ یہ ترمیم بلا جواز ہے اس کو مسترد کیا جائے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

> "That in Clause 6 of the Bill, in Para (o), between the words "and" and "women", the words "bona fide and registered", be inserted.

(The motion was lost.)

The fourth amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Asif Mehmood, Ms Shunila Ruth, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mrs Raheela Anwar, Mr Muhammad Sibtain Khan, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Masood Shafqat, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Malik Taimoor Masood Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamir Sultan Cheema, Mrs Khadija Umar, Mrs Baasima Chaudhary, Mr Ahmad Shah

Khagga, Dr Muhamamd Afzal, Qazi Ahmad Saeed, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Mrs Faiza Ahmed Malik and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

It has been taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 7 & 8

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clauses 7 & 8 of the Bill is under consideration. Since, there is no amendment in these Clauses.

Now, the question is:

"That Clauses 7 & 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. There are three amendments in it. The first amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Asif Mehmood, Ms Shunila Ruth, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mrs Raheela Anwar, Mr Muhammad Sibtain Khan, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Masood Shafqat, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Malik Taimoor Masood, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamir Sultan Cheema, Mrs Khadija Umar, Mrs Baasima Chaudhary, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhamamd Afzal, Qazi Ahmad Saeed, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Khawaja Muhammad Nizam-ul-

Mehmood, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Mrs Faiza Ahmed Malik and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

DR NAUSHEEN HAMID: Mr Speaker! I move:

> "That in Clause 9 of the Bill, in sub-Clause (2), the following Para (a) be added and subsequent paras be renumbered accordingly:
>
> a) be a qualified professional having extensive experience in the field of gender equality and related social sciences."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Clause 9 of the Bill, in sub-Clause (2), the following Para (a) be added and subsequent paras be renumbered accordingly:
>
> a) be a qualified professional having extensive experience in the field of gender equality and related social sciences."

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I Oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! منسٹر صاحب نے اسے oppose کیا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ جس طرح میرے بھائی باقی ترامیم کو object کر رہے تھے لیکن یہ ترمیم بالکل genuine ہے اور اگر آپ چاہتے ہیں کہ اس بننے والی اتھارٹی میں میرٹ پر کام ہو اور اس میں competent لوگ آئیں تو ڈائریکٹر جنرل اس اتھارٹی کا main backbone ہوتا ہے لہٰذا جب تک وہ competent نہیں ہوگا اس اتھارٹی کو بنانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اصل بل میں ڈائریکٹر جنرل کی کوئی بھی qualification یا اس کے بارے میں کچھ بھی define نہیں کیا گیا کہ وہ کون ہے کیونکہ ہوتا یہ ہے کہ جب ہم اس قسم کے ابہام چھوڑ دیتے ہیں تو بالکل irrelevant لوگ جن کا اس فیلڈ سے کوئی تعلق یا experience نہیں ہوتا ان لوگوں کو important positions پر لگا دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ Women Protection Authority کے ڈائریکٹر جنرل کا gender equality میں definitely experience ہونا چاہئے اور جو میں نے اس میں suggest کیا ہے یہ بالکل genuine اور میرٹ پر based ہے اس لئے میری درخواست ہے اس ترمیم کو ignore نہ کریں۔ حسب روایت بات ہے کہ چونکہ یہ ترمیم اپوزیشن کی طرف سے ہے اس لئے اس کو ہم نے rule out کرنا ہے لیکن اگر آپ واقعی اس اتھارٹی کو effective بنانا چاہتے ہیں تو یہ بڑی genuine ترمیم ہے لہٰذا میری درخواست ہے کہ اس پر ضرور نظر ثانی کریں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ Clause 9 کے تحت already گورنمنٹ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ ڈائریکٹر جنرل کی تقرری کے حوالے سے شرائط و ضوابط اور ان کی قابلیت کا تعین کرے۔ اس سلسلے میں اس Clause کے علاوہ Clause 22 کے تحت بھی ڈائریکٹر جنرل کی تقرری، قابلیت، تجربہ اور اس کے لئے Rules بنائے جا سکتے ہیں لہٰذا انہوں نے جو ترمیم دی ہے اس کو مسترد فرمایا جائے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

> "That in Clause 9 of the Bill, in sub-Clause (2), the following Para (a) be added and subsequent paras be renumbered accordingly:
>
> a) be a qualified professional having extensive experience in the field of gender equality and related social sciences."

(The motion was lost.)

The second amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Asif Mehmood, Ms Shunila Ruth, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mrs Raheela Anwar, Mr Muhammad Sibtain Khan, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Masood Shafqat, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Malik Taimoor Masood, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamir Sultan Cheema, Mrs Khadija Umar, Mrs Baasima Chaudhary, Mr Ahmad Shah

Khagga, Dr Muhamamd Afzal, Qazi Ahmad Saeed, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Mrs Faiza Ahmed Malik and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! ہماری genuine چیزوں کو بھی یہ consider کرنے کو تیار نہیں ہیں اس لئے ہم اپنی باقی تمام ترامیم withdraw کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ نے تمام ترامیم withdraw کر لی ہیں۔

Now, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 10 to 24

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clauses 10 to 24 of the Bill are under consideration. Since, there is no amendment in these Clauses.

Now, the question is:

"That Clauses 10 to 24 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since, there is no amendment in it.

Now, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since, there is no amendment in it.

Now, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since, there is no amendment in it.

Now, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since, there is no amendment in it.

Now, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

A Minister may move the motion.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Women Protection Authority Bill 2017, be Passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Women Protection Authority Bill 2017, be Passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Women Protection Authority Bill 2017, be Passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

(نعرہ ہائے تحسین)

مسودہ قانون (ترمیم) بوائلرز اینڈ پریشر ویسلز پنجاب 2017

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Punjab Boilers and Pressure Vessels (Amendment) Bill 2017. First reading starts. A Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Boilers and Pressure Vessels (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Industries, Commerce and Investment, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Boilers and Pressure Vessels (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Industries, Commerce and Investment, be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The first amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Ms Shunila Ruth, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mrs Raheela Anwar, Mr Muhammad Sibtain Khan, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Malik Taimoor Masood, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamir Sultan Cheema, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Mrs Faiza Ahmed Malik, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

DR SALAH-UD-DIN KHAN: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Boilers and Pressure Vessels (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Industries, Commerce and

Investment be circulated for the Purpose of eliciting opinion thereon by 30th May 2017."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Boilers and Pressure Vessels (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Industries, Commerce and Investment be circulated for the Purpose of eliciting opinion thereon by 30th May 2017."

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I Oppose.

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ بل مفاد عامہ کے لئے ہے اور فیکٹریوں و صنعتی علاقوں میں رہنے والوں کے تحفظ کے لئے ہے لیکن اس کی جزئیات میں کوئی خاص تبدیلی نہیں کی گئی تو انشورنس کمپنیوں کی ذمہ داریوں سے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! میری بات سنیں۔ میں آپ سے sorry کروں گا کہ اس ترمیم میں آپ کا نام نہیں ہے۔

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! 95 Rules کے تحت آپ مجھے بات کرنے کی اجازت دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، ڈاکٹر صاحب! Sorry چلیں آگے آپ کا نام آتا ہے تو آپ کو موقع دوں گا اور آپ یہی باتیں کر لیجئے گا۔ کوئی move نہیں کرنا چاہتا تو اس کو withdrawn تصور کیا جاتا ہے۔

The Second Amendment is from Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Asif Mehmood, Mr Ahmad Shah Khagga, Mrs Baasima Chaudhary, Dr Muhammad Afzal, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Rais Ibraheem Khalil Ahmad and Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood.

It has also been taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That the Punjab Boilers and Pressure Vessels (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Industries, Commerce and Investment, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 to 10

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 to 10 of the Bill are under consideration. There is no amendment in these clauses.

Now, the question is:

"That Clauses 2 to 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it, the amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Asif Mehmood, Ms Shunila Ruth, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mrs Raheela Anwar, Mr Muhammad Sibtain Khan, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Masood Shafqat, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Malik Taimoor Masood, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamir Sultan Cheema, Mrs Khadija Umar, Mrs Baasima Chaudhary, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Qazi Ahmad Saeed, Mina Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Mrs Faiza Ahmed Malik and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

اس میں بھی ڈاکٹر صاحب کا نام نہیں ہے۔ڈاکٹر صاحب! یہ آپ کو اپنا نہیں تصور کرتے، کیا بات ہے؟
باقی سب کے نام ہیں لیکن آپ کا نام نہیں ہے۔اسے بھی withdraw تصور کیا جاتا ہے۔

Now, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 12 to 17

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clauses 12 to 17 of the Bill are under consideration. There is no amendment in these clauses.

Now, the question is:

"That Clauses 12 to 17 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts, Any Minister!

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Boilers and Pressure Vessels (Amendment) Bill 2017, be Passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Boilers and Pressure Vessels (Amendment) Bill 2017, be Passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Boilers and Pressure Vessels (Amendment) Bill 2017, be Passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

جناب ڈپٹی سپیکر: آج کے اجلاس کا اگلا آئٹم خوراک اور زراعت پر عام بحث ہے۔ بحث کا آغاز متعلقہ وزیر اپنی تقریر سے کریں گے تاہم دیگر ممبران جو اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام مجھے بھجوا دیں۔ جی، وزیر زراعت!

(اس مرحلہ پر معزز ممبران ایوان سے باہر تشریف لے جانا شروع ہو گئے)

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! شکریہ۔ ایوان کی رائے لے لیں کہ آج بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں کیونکہ اکثر ممبران تو ایوان سے باہر جا رہے ہیں۔ بہر حال الحمدللہ میں اس دفعہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کیا چاہتے ہیں؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! میں تو تیار ہوں لیکن ایوان کی اس میں دلچسپی مجھے نہیں نظر آ رہی اس لئے میں آپ سے کہہ رہا ہوں اور اپوزیشن ممبران بھی چلے گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! مجھے لگتا ہے کہ آپ بھرپور تیاری کر کے آئے ہیں۔

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! بالکل میری بھرپور تیاری ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! بہتر یہی ہے کہ آپ کی تقریر ہم کل ہی سنیں۔

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! چلیں ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس بحث کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز جمعرات مورخہ 25۔ مئی 2017 کی صبح 10:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔